38

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

13 تا 19 ربیع الثانی 1447ھ/ 7 تا 13 اکتوبر 2025ء

مسلمان حکومتوں کا شریعت سے انحراف

مسلمان حکومتیں آج عدالت، سیاست اور انتظام میں ہر لحاظ سے اسلامی شریعت سے منحرف ہو چکی ہیں۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کو اُنہوں نے اس طرح فراموش کر دیا ہے کہ اسلام کے عطا کردہ آزادیٔ فکر، مساوات اور انصاف آج کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے۔ اسلام کے واجبات کو اُنہوں نے نظر انداز کر رکھا ہے۔ ملتِ مسلمہ میں اتحاد، خیر خواہی اور باہمی تعاون کے جذبات کا خطرناک حد تک فقدان ہے۔ یہ حکومتیں ظلم، وحشت اور درندگی، بہیمیت پر دلیر ہو گئی ہیں۔ معاشرے کی عمارت کو فساد، تخریب کاری، گناہ اور نافرمانی، بغاوت اور سرکشی کی بنیادوں پر استوار کر رہی ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کے دشمنوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے، حالانکہ اسلام ایسی دوستیوں اور اتحادوں کا سختی سے مخالف ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے معاملات میں اپنے ان کافر دوستوں کی آراء سے فیصلے کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اطاعت اُن کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ اس لیے مسلمان حکمران اسلام کی موجودہ حالت کے لیے دوسرے تمام لوگوں سے بڑھ کر جوابدہ ہیں۔ ہوسکتا ہے وضعی قوانین انہیں جوابدہی سے مستثنیٰ کر دیں، لیکن اللہ کے ہاں اُنہیں ہر چھوٹے سے چھوٹے اور ہر بڑے سے بڑے عمل کے لیے جوابدہی کرنی ہوگی۔

عبدالقادر عودہ شہیدؒ
کتاب ''راہِ وفا''

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

7 اکتوبر 2023ء سے 7 اکتوبر 2025ء تک کا سفر

اسلامی اقدار کی پامالی اور ہماری ذمہ داریاں

غزہ جنگ بندی معاہدہ: توقعات وخدشات

اسرائیل کو تسلیم کرانے کی کوشش اور پاکستان

دیکھیں کیا گزرے ہے......

بحیثیت عورت ہماری ذمہ داریاں

تخلیقِ کائنات کا مقصد: لوگوں کی آزمائش

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ
1152

سُورۃُ الرُّوم — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 07، 08

یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚۖ وَ ہُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝ اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ قف
مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ
بِلِقَآیِٔ رَبِّہِمۡ لَکٰفِرُوۡنَ ۝۸

آیت 7: ﴿یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ﴾ ’’یہ لوگ دنیا کی زندگی کے بھی صرف ظاہر کو جانتے ہیں۔‘‘

یہاں سے موضوع ’’التذکیر بآلاء اللّٰہ‘‘ (اللہ کی نعمتوں کے حوالے سے نصیحت اور یاددہانی) کی طرف موڑا جا رہا ہے اور اس مضمون کے اعتبار سے سورۃ الروم اور سورۃ النحل میں بہت گہری مشابہت پائی جاتی ہے۔

﴿وَ ہُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝۷﴾ ’’اور وہ آخرت سے بالکل ہی غافل ہیں۔‘‘

یہ دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے‘ لیکن یہ لوگ دنیا کی اس حقیقت کو بالکل فراموش کیے بیٹھے ہیں۔ انہیں یاد ہی نہیں کہ آج وہ یہاں جو بوئیں گے، کل آخرت میں وہی کچھ اُنہیں کاٹنا ہوگا۔ اُن کے سامنے دُنیوی زندگی کا صرف یہی پہلو رہ گیا ہے کہ کھاؤ پیو اور عیش کرو‘ جبکہ آخرت کی زندگی کا تصور ان کے ذہنوں سے بالکل ہی اوجھل ہو گیا ہے۔

آیت 8: ﴿اَوَ لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ قف﴾ ’’کیا یہ لوگ اپنی ذات میں غور نہیں کرتے؟‘‘

﴿مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ﴾ ’’نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے مگر حق کے ساتھ‘ اور ایک وقتِ معین تک کے لیے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ایک مقصد کے تحت پیدا کی ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اقرار ہر وہ شخص کرتا ہے جو چشمِ بصیرت سے کائنات کا نظام دیکھتا ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران کی آیت ۱۹۱ میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ایک خصوصیت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جب وہ کائنات کی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں تو بے اختیار پکار اُٹھتے ہیں: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ﴾ ’’اے ہمارے پروردگار! (ہم سمجھ گئے ہیں کہ) تو نے یہ سب کچھ عبث پیدا نہیں فرمایا۔‘‘

﴿وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآیِٔ رَبِّہِمۡ لَکٰفِرُوۡنَ ۝۸﴾ ’’اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کے منکر ہیں۔‘‘

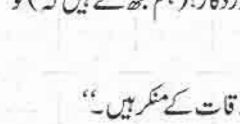

درس حدیث

قیامت کی نشانیاں

عَنۡ أَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقۡبَضُ الۡعِلۡمُ وَتَظۡھَرُ الۡفِتَنُ وَیُلۡقَی الشُّحُّ وَیَکۡثُرُ الۡھَرۡجُ)) قَالُوۡا وَمَا الۡھَرۡجُ، قَالَ: ((الۡقَتۡلُ)) (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’(ایک وقت آئے گا جب) زمانہ باہم قریب ہو جائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوگا)، علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔‘‘ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: ’’ہرج کیا ہے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’قتل و غارت گری۔‘‘

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

13 تا 19 ربیع الثانی 1447ھ — جلد 34
7 تا 13 اکتوبر 2025ء — شمارہ 38

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ٭ فرید اللہ مروت ٭ محمد رفیق چودھری ٭ وسیم احمد باجوہ ٭ خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
رضاء الحق

7 اکتوبر 2023ء سے 7 اکتوبر 2025ء تک کا سفر

دو سال قبل 7 اکتوبر 2023ء کو تحریکِ مزاحمت نے ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل کی سرزمین پر ''آپریشن طوفان الاقصیٰ'' برپا کیا اور اسرائیل، جو اپنے قیام سے قبل بھی فلسطینیوں کے قتلِ عام میں ملوث رہا اور 77 سالوں سے فلسطینی مسلمانوں پر مسلسل اور مستقل حملے کرتا رہا ہے، جس کا فلسطین پر ناجائز قبضہ ہے اور یہودیوں کو دنیا بھر سے لا کر فلسطینی مسلمانوں کی زمینوں پر آباد کر رہا ہے، اُس نے ان دو سالوں میں بہت کچھ کھویا البتہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو تیز تر کر دیا۔ ان دو سالوں میں خصوصاً غزہ اور دیگر کئی ہمسایہ ممالک نے بے شمار قربانیاں دیں، لیکن ہمارے نزدیک وہ کھوئی ہوئی متاع نہیں بلکہ توشہ آخرت ہیں۔ بہرحال ہم تاریخی پس منظر کو اپنے گزشتہ دو سال کے اداریوں میں متعدد بار پیش کر چکے ہیں، لہٰذا اس کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ 7 اکتوبر 2023ء سے قبل کئی عرب ممالک اسرائیل کو تسلیم کرنے کی نہج پر پہنچ چکے تھے اور تازہ ترین صورتِ حال میں صاف دکھائی دے رہا ہے کہ 'وہن' کی بیماری (حب الدنیا و کراھیۃ الموت) میں مبتلا یہ ممالک ابراہم اکارڈز کا حصہ بن کر اب بھی ناجائز صیہونی ریاست کو تسلیم کر لیں گے۔ وہی اسرائیل جس نے میڈیا اور وزارتِ صحت فلسطین (محمود عباس والی) کی جانب سے بتائے گئے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دو برس کے دوران غزہ میں مسلسل وحشیانہ بمباری کر کے 70,000 سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ غزہ کو ملیامیٹ کر دیا ہے اور اب بھوک کو غزہ کے مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے بطور ہتھیار استعمال کر رہا ہے، اُس کو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کی آڑ میں قبولیت دے دی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ نتن یاہو کے اس منصوبے پر عمل درآمد اُسی وقت شروع کر دیا گیا تھا جب اُس نے 2023ء اور پھر 2024ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاسوں میں یہ منصوبہ نقشوں کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اسی دوران اسرائیل خود کو مشرقِ وسطیٰ میں امن کا علمبردار ثابت کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اور خصوصاً امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کا میڈیا اس کے اس بیانیہ کو آگے بڑھا رہا تھا۔

ان دو سالوں کے دوران نتن یاہو خود اور اس کے سپاہی گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو آگے بڑھانے کی تگ و دو میں مصروف رہے اور دورِ حاضر کا ابلیسی اتحادِ ثلاثہ یعنی اسرائیل، امریکہ اور بھارت اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے میں لگا رہا۔ بھارت کو تو پاکستان کے ہاتھوں مئی 2025ء میں منہ کی کھانا پڑی اور مودی ابھی تک اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔ اصل افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ 57 مسلم ممالک میں بسنے والے کم و بیش دو ارب مسلمان بھی اپنا فرض منصبی ادا نہ کر پائے۔ عوام بیچارے کیا کرتے جب مسلم ممالک کی حکومتیں اور افواج ناجائز صیہونی ریاست کے خلاف کوئی عملی اقدام اٹھانے کو تیار ہی دکھائی نہ دیئے۔

7 اکتوبر 2023ء کا معرکہ ''طوفان الاقصیٰ'' غزہ کے مجاہدین اور عوام کے لیے ناگزیر ہو چکا تھا۔ اگر وہ یہ حملہ نہ کرتے تو اسرائیل گزشتہ 77 سال کی تاریخ کو بھی مسخ و محو کر دیتا۔ لیکن گزشتہ دو سالوں کے دوران اسرائیل کا حقیقی مکروہ چہرہ کھل کر دنیا بھر کے عوام کے سامنے ضرور آیا ہے۔ اسرائیل نے جس وحشیانہ طور پر گزشتہ دو سالوں کے دوران غزہ پر مسلسل بمباری کی ہے، اس سے کم از کم عوامی سطح پر اسرائیل سے نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ گزشتہ دو برس کے دوران سب سے بڑے مظاہرے یورپ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں ہوئے جس پر ان ممالک کی حکومتوں نے، جو انسانی حقوق کا پرچار کرتی تھکتی نہیں، اپنے ہی شہریوں پر لاٹھیاں برسائیں اور انہیں گرفتار کیا۔ یونیورسٹیوں کو یہ ہدایت جاری کی گئی کہ مظاہروں میں شرکت کرنے والے طلبہ کو ان تعلیمی اداروں سے نکال باہر کیا جائے۔ اس کے علاوہ عوامی سطح پر بھی یورپ، امریکہ، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے اور آج بھی جاری ہیں۔ ان مظاہروں میں

فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل کے ظلم کی کھل کر مذمت کی گئی، اپنی حکومتوں سے اسرائیل کے مکمل بائیکاٹ اور اسے اسلحہ و دیگر عسکری ساز و سامان فراہم کرنے کے معاہدوں کو کالعدم قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ گویا احادیث مبارکہ میں آخری دور کی وہ نشانیاں جن کے مطابق درخت اور پتھر بھی پکار اٹھیں گے کہ اے مسلم! میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر دو، کی ایک جھلک پوری دنیا میں عوامی سطح پر دکھائی دے رہی ہے۔

دوسری طرف امریکہ نے ایک اچھے غلام کی طرح اسرائیل کی ہر معاملے میں بھر پور معاونت کی اور اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں جنگ بندی، جو حقیقت میں جنگ نہیں بلکہ اسرائیل کی جانب سے غزہ کے مسلمانوں کی نسل کشی ہے، کو روکنے کی تمام قراردادوں کو ویٹو کرتا رہا۔ اسی دوران گلوبل صمود فلوٹیلا، جس میں اکثریت مغربی ممالک کے افراد اور غیر مسلموں کی تھی، اور تین پاکستانی بھی جس کا حصّہ تھے، اسرائیل نے اس پر بھی تین مرتبہ حملے کیے اور جیسے ہی 2 درجن نہتی کشتیوں کا یہ قافلہ امدادی سامان لے کر غزہ کے پانیوں میں داخل، اسرائیل نے ایک کشتی کے علاوہ سب کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ فلوٹیلا کی کشتیوں پر سوار کم و بیش 250 افراد کو گرفتار کر کے اسرائیل لے جایا گیا، جس میں سابق سینیٹر مشتاق احمد خان بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فلوٹیلا کے تمام اسیران کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

کچھ عرصہ سے ٹرمپ نے ابراہم اکارڈز 2 کا شوشہ چھوڑ رکھا ہے۔ بحیثیت امریکی صدر اُس کے پہلے دورِ حکومت میں جو مسلم ممالک اِس ابلیسی معاہدہ کا حصّہ نہ بنے تھے، ٹرمپ کے مطابق وہ بھی جلد اس میں شامل ہو جائیں گے۔ اگرچہ ابراہم اکارڈز 2 کے خدوخال اور اس میں دیگر مسلم ممالک کی شمولیت کا لائحہ عمل کیا ہوگا، یہ واضح نہیں کیا گیا۔ عام تاثر یہ تھا کہ غزہ و ملحقہ ممالک میں اسرائیلی جارحیت بلکہ درندگی کے پس منظر میں کوئی مسلم ملک اپنا منہ کالا کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ لیکن اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس کے موقع پر غزہ کے حوالے سے ٹرمپ نے جو 20 نکاتی مجوزہ ''امن منصوبہ'' پیش کیا، اُس نے بہت سی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھا دیا ہے۔ اہم مسلم ممالک کا اِس مجوزہ منصوبے کی تائید کرنا اور ٹرمپ کو امن کا علمبردار قرار دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ابراہم اکارڈز کا یہ مرحلہ کیسے طے پائے گا۔ ایک ایسی فلسطینی ریاست جس کی نہ اپنی فوج ہوگی نہ پولیس، نہ وہ سیاسی فیصلے خود کر سکے گی اور نہ معاشی۔ پھر یہ کہ غزہ کے مسلمانوں کو اسرائیلی غلامی قبول کرنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔ ٹونی بلیئر جیسے جنگی مجرم کو اس عبوری حکومت میں اہم ذمہ داری دی جائے گی۔ جو مجاہدین ہتھیار نہ ڈالیں گے اُن کو فلسطین بدر کر دیا جائے گا اور غزہ کا مکمل کنٹرول غیر مشروط طور پر اسرائیل کے پاس ہوگا۔ ''چنیدہ'' مسلم و غیر مسلم ممالک اس بات کے ضامن و نگران ہوں گے کہ فلسطینی اس معاہدے کی خلاف ورزی نہ کریں۔ یہی ابراہم اکارڈز کی موجودہ شکل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی لنگڑی لُولی فلسطینی ریاست، جس کی نہ دین میں گنجائش ہے اور نہ بین الاقوامی قانون میں، کو اسرائیل جب چاہے گا ختم کر دے گا۔

دنیا کی زندگی تمام انسانوں کے لیے دارالامتحان ہے۔ ایک حدیث کے مطابق دنیا مسلمانوں کے لیے قید خانہ اور کافروں کے لیے جنت ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے غزہ و فلسطین کے مسلمان شہادتیں دے کر اس امتحان میں سرخرو ہو رہے ہیں، جب کہ اب تو یہ بالکل واضح ہوگیا ہے کہ دیگر مسلم ممالک کی افواج اور ان کے حکمران اس امتحان میں بُری طرح ناکام رہے ہیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان کا اس حوالے سے معاملہ تو بانیانِ پاکستان نے قرآن و حدیث کے عین مطابق قیامِ پاکستان کے وقت ہی طے کر دیا تھا۔ روزِ اول سے ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل کے حوالے سے ریاستِ پاکستان کی ناقابلِ ترمیم پالیسی طے کر دی تھی کہ اسرائیل، جو مغرب کا ناجائز بچہ ہے، کو کسی صورت میں تسلیم نہیں کیا جائے گا!

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل لاتوں کا بھوت ہے، باتوں سے نہیں مانے گا۔ لہٰذا پاکستان کی حکومت اور مقتدر حلقے معمولی دنیاوی منفعت کو چھوڑیں۔ اپنی ساری توجہ اس بات پر مرکوز کرنا ہوگی کہ اپنی استطاعت کے مطابق بھرپور جنگی تیاری کریں۔ جن مسلم ممالک نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کر رکھے ہیں، وہ انہیں مکمل طور پر منقطع کریں اور اُمتِ مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ احادیثِ مبارکہ میں یہ حقیقت بیان کر دی گئی ہے کہ آخری معرکوں میں خراسان کے خطے، جس میں پاکستان کا شمالی حصّہ، ایران کا ایک صوبہ، پورا افغانستان اور وسطی ایشیا کے دو ممالک کے کچھ حصّے شامل ہیں، سے حضرت مہدیؒ کی نصرت کے لیے فوجیں جائیں گی۔ یہ وہی خراسان ہے جس کے بارے میں ایک اور حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ سیاہ جھنڈوں والے لشکر یہیں سے روانہ ہوں گے جن کو کوئی نہیں روک سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ ایلیا (یروشلم) میں گاڑ نہ دیں۔ پاکستان کو خراسان کے علاقے کو عملی شکل دینے کے لیے بھی کوشش شروع کر دینی چاہیے۔ اگر نتن یاہو گریٹر اسرائیل کے قیام کو اپنا 'تاریخی' اور 'روحانی' مشن قرار دے سکتا ہے، تو ہمیں بھی خراسان کے خطہ کو عملی شکل دینے کے لیے محنت کا آغاز کر دینا چاہیے۔ مسلم ممالک کی قیادتیں یہ بات بھی نہ بھولیں کہ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح تیسرے حرم کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن و حدیث سے واضح طور پر ثابت ہے کہ مسجد اقصیٰ کی تولیت اور ارضِ مقدس پر حکومت قائم کرنے کا حق بلکہ فرض صرف مسلمانوں کو حاصل ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ کسی بھی دوسرے کو ارضِ مقدس میں اپنی حکومت قائم کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلم ممالک کی قیادتوں کے دل بدلے اور وہ حقیقی طور پر اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کا درد محسوس کریں۔ اِسی چار دن کی زندگی کے اسیر نہ ہوں، جس کے بعد اللہ تعالیٰ کو جواب و حساب دینا ہے۔ دشمن اتنا کچھ کھو کر بھی اپنے مذموم مقاصد کو پورا کرنے کے لیے پوری تندہی سے عمل کر رہا ہے۔ اگر پاکستان کی قیادت چاہتی ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو تو صحیح معنوں میں ''بنیانٌ مرصوص'' بن کر نہ صرف دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینا ہوگا بلکہ آگے بڑھ کر سیاسی، سفارتی، معاشی اور اخلاقی مدد کے ساتھ ساتھ عسکری سطح پر بھی فلسطین اور دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی مسلمان دشمن کے ظلم کا شکار ہیں، اُن پر ظلم کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ اُمّت کی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کی سول و عسکری قیادتوں کو حقیقی جذبۂ ایمانی عطا فرمائے۔ آمین!

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

اسلامی اقدار کی پامالی اور ہماری ذمہ داریاں

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 26 ستمبر 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج کی نشست میں ان شاء اللہ تذکیر بالقرآن کے ساتھ ساتھ کچھ اہم قومی، بین الاقوامی اور ملی مسائل پر کلام ہوگا۔ تذکیر بالقرآن چونکہ خطاب جمعہ کا اصل مقصد ہے اس لیے پہلے اس یاددہانی کی طرف آتے ہیں۔

تذکیر بالقرآن:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ﴾ (آل عمران:185)

’’ہر ذی نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ تو قیامت ہی کے دن دیا جائے گا۔‘‘

اللہ کو پہچاننے کے لیے دلائل کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ نے قرآن کریم میں اپنے تعارف کے دلائل رکھے ہیں۔ اسی طرح اس کائنات اور انسان کے وجود میں بھی اللہ نے اپنی نشانیاں رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن موت کو پہچاننے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ہمارے سامنے دنیا سے لوگ جا رہے ہیں، ان میں بچے بھی شامل ہیں، بوڑھے بھی، جوان بھی، عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب اُس کی موت آجائے۔ موت کے بعد ہر کسی نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو نہ صرف موت کو یاد رکھنا چاہیے بلکہ آخرت کی تیاری بھی کرنا چاہیے۔ اسی لیے حدیث میں فرمان نبوی ﷺ ہے کہ مومن مردوں کو قبرستان بھی جاتے رہنا چاہیے تاکہ مرحومین کے لیے دعائے مغفرت بھی کریں اور اپنے لیے سبق اور یاددہانی بھی حاصل کریں کہ کل انہیں بھی جانا ہے۔ آخرت کی تیاری ہمیں اسی دنیا میں کرنی ہے، موت آتے ہی یہ موقع ہم سے چھن جائے گا، لہٰذا اس سے پہلے پہلے ہم ایسے اعمال کرلیں کہ آخرت میں ہمارے کام آئیں۔

اس آیت کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ جنگِ اُحد میں جب 70 صحابہ کرام ؓ شہید ہوگئے تو منافقین نے کہا اگر ہماری بات مان لیتے تو ایسا نہ ہوتا، کس نے کہا تھا کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اس آیت کی ذریعے دیا کہ موت تو ہر ذی نفس کو آنی ہے، چاہے وہ جنگ نہ بھی کرے، یا ساری زندگی جنگ لڑتا رہا ہو تب بھی موت کا جو وقت مقرر ہے اس سے پہلے موت نہیں آئے گی۔ حضرت خالد بن ولید ؓ کا بہت عمدہ قول ہے کہ جو سمجھتا ہے راہِ خدا میں قتال کے لیے نکلے گا تو لازماً مر جائے گا وہ آئے اور خالد کو دیکھے، جس کے جسم کے ایک ایک حصے پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخموں کے نشان موجود ہیں لیکن وہ بستر مرگ پر موت کا منتظر ہے۔ اسی طرح جو ساری زندگی راہ خدا میں قتال سے چھپتا پھرے، موت اُس کو بھی آئے گی۔ فرمایا:

﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ﴾ (النساء:78) ’’تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تم کو پالے گی خواہ تم بڑے مضبوط قلعوں کے اندر ہی ہو۔‘‘

مرتب: ابوابراهیم

موت سے فرار ممکن نہیں لہٰذا ہماری پہلی ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ ہم آخرت کی تیاری کریں۔ لیکن کیا آج ہمارا میڈیا اس کی فکر دلاتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیں دنیا کے معاملات میں پھنسا کر رکھا ہوا ہے، شوبزنس کی خبریں، فحاشی اور بے حیائی پر مبنی چیزیں اور ہمارے معاشرے اور اقدار کو تباہ کرنے والی سب چیزیں موجود ہوں گی لیکن آخرت کی فکر دلانے والی کوئی بات نہیں ہوگی۔ فرمایا:

﴿وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ﴾ (آل عمران:185) ’’اور تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ تو قیامت ہی کے دن دیا جائے گا۔‘‘

اللہ کی راہ میں کتنے نیک لوگ بھی شہید ہوگئے، حتیٰ کہ انبیاء کو بھی شہید کیا گیا، بظاہر دنیا میں ان کی محنتوں کا نتیجہ نہ نکلا لیکن آخرت میں ان کے اعمال کا پورا اجر انہیں مل جائے گا۔ اسی طرح جو بھی اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے یا مصیبتیں اُٹھائے، اللہ اُس کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ کتنے ہی نیک لوگ ہیں جو نیکی کی راہ پر چل کر تکلیفیں اُٹھاتے ہیں، اُن کی کردار کشی کی جاتی ہے، طرح طرح سے ستائے جاتے ہیں، بظاہر دنیا میں ان کی کامیابی نظر نہیں آتی لیکن اللہ کے ہاں اجر محفوظ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)) (رواہ مسلم)

’’یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔‘‘

مومن پابند ہے، اس کو حرام سے بچنا ہے، گناہوں سے بچنا ہے، نافرمانی سے بچنا ہے، فرائض وواجبات پر عمل کرنے میں مشقت جھیلنی ہے، سردی میں فجر کی نماز میں کھڑا ہوگا تو گرم بستر چھوڑنا پڑے گا، کبھی ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے گا، گرمی کی راتیں چھوٹی ہوں گی تو نیند توڑنی پڑے گی، نماز کے لیے اُٹھنا پڑے گا۔ حلال پر اکتفا کرے گا، ممکن ہے روکھی سوکھی کھانی پڑ جائے۔ یہ تمام مشقتیں جھیل کر اگر وہ ثابت قدم رہتا ہے تو آخرت کی دائمی زندگی میں اللہ کی جنتوں میں راحت اور سکون پائے گا۔ یہ دنیا تو عارضی ہے جبکہ آخرت دائمی ہے۔ اس دنیا کی چندروزہ زندگی کے لیے جو دوسروں کا حق مارے گا، ظلم وجبر کرے گا، کرپشن، رشوت اور حرام میں ملوث ہوگا تو وہ آخرت کی دائمی زندگی میں جہنم کے عذاب سے دوچار ہوگا۔ آگے فرمایا: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ﴾ (آل عمران:185) ’’تو جو کوئی بچا لیا گیا جہنم سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہوگیا۔‘‘

اصل اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ آخرت کی دائمی زندگی میں جہنم کے عذاب سے بچا لیا جائے۔ نمرود، فرعون، شداد، قارون جیسے لوگ دنیا میں بہت کامیاب اور خوشحال تھے لیکن وہ چندروزہ اور عارضی کامیابی تھی لیکن موت کے بعد وہ دائمی عذاب سے دوچار ہوئے۔ ان کے دردناک انجام سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیے۔ جس وقت فرعون غرق ہو رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝۹۲﴾ (یونس:92) ’’تو آج ہم تمہارے بدن کو

بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے ایک نشانی بنا رہے۔اور یقیناً بہت سے لوگ ہماری آیات سے غفلت ہی برتتے رہتے ہیں۔''

بس اس دنیا کی اتنی سی حقیقت ہے۔اصل میں تو یہ دنیا امتحان ہے۔جیسا کہ فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (الانبیاء:35)

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم آزماتے رہتے ہیں تم لوگوں کو شر اور خیر کے ذریعے سے اور تم سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔''

دنیا کی زندگی میں کبھی خوشی ہے، کبھی غم ہے، کبھی خوشحالی ہے، کبھی تنگدستی ہے۔لیکن قبر میں جاتے ہوئے بادشاہ بھی خالی ہاتھ جاتا ہے اور جھونپڑی والا بھی خالی ہاتھ جاتا ہے۔دنیا کی لالچ میں انسان آخرت کو بھول جاتا ہے، اس عارضی دنیا کے لیے اپنی زندگی کو کھپا دیتا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝﴾ (التکاثر) ''تمہیں غافل کیے رکھا ہے بہتات کی طلب نے! یہاں تک کہ تم قبروں کو پہنچ جاتے ہو۔''

اصل میں کامیاب وہ لوگ ہیں جو آخرت کو مدنظر رکھ کر دنیا کی آزمائشوں میں ثابت قدم رہتے ہیں، جیسا کہ انبیاء پر بھی آزمائشیں آئیں لیکن انہوں نے ثابت قدم رہ کر انسانوں کے لیے ایک درس چھوڑا۔حضرت ایوب علیہ السلام 18 برس تک شدید بیماری سے گزرے، حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی آزمایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، اسی طرح تمام انبیاء پر آزمائشیں آئیں۔

آج ہم تنہائی میں بیٹھ کر ذرا سوچیں کہ کیا ہم موت کے حوالے سے سنجیدہ ہیں؟ آخرت کی جوابدہی کا خوف ہمارے دل میں ہے؟ جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے سنجیدہ ہیں؟ کیا اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے سنجیدہ ہیں؟ اس دنیا کی عارضی کامیابیاں، عارضی سہولتیں، عارضی خوشیاں دلانے کے لیے تو دن رات بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، کیا آخرت کی دائمی ناکامی اور جہنم کے دائمی عذاب سے بچانے کے لیے بھی کچھ کر رہے ہیں؟ یہ بھی غور کر لیں کہ پچھلے 24 گھنٹوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ سے کتنی مرتبہ جہنم کے عذاب سے بچانے اور جنت میں لے جانے کی دعا کی ہے، اپنے پیاروں کی بخشش کے لیے کتنی مرتبہ دعا کی ہے، اس سے ہمیں آخرت کے حوالے سے اپنی سنجیدگی کا اندازہ ہو جائے گا۔اللہ کی جنت اتنی سستی نہیں ہے، چند ہزار یا چند لاکھ کی تنخواہ بغیر محنت کے نہیں ملتی تو کیا دائمی جنت اتنی آسانی سے مل جائے گی؟ اللہ تعالیٰ ہمیں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آگے فرمایا:

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾ (آل عمران:185) ''اور یہ دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف دھوکے کا سامان ہے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: لوگو! تم آج سو رہے ہو جب موت آئے گی تب تم جاگو گے۔دنیا کی حقیقت سے انسان غافل رہتا ہے لیکن جب موت آتی ہے تو پردہ اُٹھ جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝﴾ (النازعات) ''جس دن وہ اسے دیکھیں گے (انہیں یوں لگے گا) گویا وہ نہیں رہے (دنیا میں) مگر ایک شام یا اس کی ایک صبح۔''

جس دنیا کو نہ جانے کیا کچھ سمجھ رکھا ہے، اور اس کے لیے اتنی بھاگ دوڑ اور ظلم و جبر ہو رہا ہے، لوگوں کے حقوق چھینے جا رہے ہیں، زندگیاں پامال ہو رہی ہیں، قتل عام ہو رہا ہے، لیکن موت آتے ہی اس کی حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی۔اللہ کے رسول ﷺ ایک جگہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں کچرے کے ڈھیر پر بکری کا مردہ بچہ پڑا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے اُمت کی تعلیم کے لیے فرمایا: اس کو کون خریدنا چاہے گا۔صحابہؓ نے گزارش کی: یارسول اللہ ﷺ! اس مردار کو کون خریدے گا؟ فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دنیا اور اس کا مال و متاع اس سے بھی زیادہ کمتر اور حقیر ہے۔دنیا کی حقیقت بس اتنی سی ہے کہ ادھر جتنی مہلت ملتی ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر آخرت کی تیاری کی جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

اسلامی اقدار کی پامالی اور ہماری ذمہ داری

ہمارے ٹی وی چینل پر ڈراموں میں جس کلچر اور تہذیب کو پروموٹ کیا جا رہا ہے وہ ہماری اقدار کے بالکل خلاف ہے۔گزشتہ دنوں ترکیہ میں ایک پاکستانی کی جانب سے تیار کیے گئے ایک ڈرامے کے بارے میں اخبارات اور سوشل میڈیا پر خبریں پھیلیں اور دینی طبقات کی جانب سے بھی توجہ دلائی گئی کہ اس میں نکاح کے بغیر بندھن، بے حیائی اور فحاشی کو پروموٹ کیا گیا ہے۔یہ انتہائی قابل مذمت ہے اور مکروہ فعل ہے جس سے ہمارا معاشرہ اور ہماری اقدار کی پامالی کا اندیشہ ہے۔لیکن صرف ترکیہ کا وہ ڈراما ہی نہیں بلکہ ہر اس ڈرامے اور فلم کو ٹی وی چینلز پر دکھانے پر پابندی عائد ہونی چاہیے جو ہماری اقدار کے خلاف ہے۔اسی طرح ٹی وی چینلز پر ناچ گانے اور بے حیائی پھیلانے والی تمام چیزوں پر بھی پابندی لگنی چاہیے۔

پیمرا کے کوڈ آف کنڈکٹ میں لکھا ہوا ہے کہ ہمارے میڈیا پر کوئی بات نظریۂ پاکستان کے خلاف نہیں دکھائی جائے گی۔نظریۂ پاکستان یہی ہے کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ۔'' یہاں کلمے کا نفاذ ہونا چاہیے نہ کہ غیر اسلامی تہذیب کو پروموٹ کیا جائے۔نظریۂ پاکستان کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہاں پردے اور حیا کو پروموٹ کیا جائے، نکاح کے مقدس بندھن کو عزت دی جائے، محرم اور نامحرم کی تمیز نئی نسلوں کو سکھائی جائے۔مرد اور عورت کے لباس کے بارے میں اسلامی شعور کو اجاگر کیا جائے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (النور:31) باقاعدہ یہ تمام احکامات نازل فرمائے ہیں۔اسی طرح سورۃ الاحزاب: 53 تا 59 میں بھی ہدایات ہیں۔تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کے زیر اہتمام پردے، حجاب اور حیا کے موضوع پر کئی کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ایک اہم خطاب بعنوان ''شرعی پردہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں'' تھا، وہ بھی کتابی شکل میں موجود ہے۔اللہ کے دین میں حیا، پردے، حجاب، محرم اور نامحرم کی تمیز کے بارے میں تفصیل سے ہدایات دے دی گئی ہیں۔یہاں تک بھی فرمایا گیا ہے کہ: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ ''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔'' (بنی اسرائیل:32)

وہ تمام چیزیں جو فحاشی اور زنا کی طرف لے جانے والی ہیں، اُن کے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا۔لہٰذا بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے ڈراموں اور فلموں کی صرف مذمت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ ان چیزوں کا سدباب بھی ضروری ہے، ہمارے سکولوں، کالجز اور یونیورسٹیوں میں آج کل کیا ہو رہا ہے، اس پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پورے نظام کو ہی بدلنا ہوگا۔ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ جسم پر پھوڑے نکل آئیں تو ان پر مرہم لگانے سے وقتی افاقہ تو ہوگا لیکن وہی پھوڑے دوسری جگہ سے نکل آئیں گے۔اصل حل تشخیص ہے کہ یہ پھوڑے نکل کیوں رہے ہیں؟ اسی طرح انگریز کا بنایا ہوا یہ پورا نظام ہی فرسودہ ہے، جزوی اصلاح سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، پورے کے پورے نظام کو بدلنا ہوگا۔

والدین پر بھی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔وہ اپنے بچوں کی اسلامی اقدار کے مطابق تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں باقاعدہ حکم دیتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (تحریم:6) ''اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے۔''

آج دجالی فتنے اپنے عروج پر پہنچ چکے ہیں، سوشل میڈیا پر اسلام دشمن قوتیں اور این جی اوز پروپیگنڈا پھیلا رہی ہیں، ملحدین کے گروہ متحرک ہیں، اللہ کے وجود اور آخرت کے تصور پر سوالات اُٹھائے جا رہے ہیں، ان حالات میں والدین کا کام ہے کہ وہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں اور ان کی تعلیم و تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کریں۔ دین کا تقاضا ہے کہ بچہ جب بالغ ہو جائے تو اس کو مسجد میں باجماعت نماز کے لیے بھیجا جائے۔ آج ہمارے ہاں بچوں کو مسجد میں لانے کا خیال نہیں رکھا جا رہا۔ یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

ایک امریکی تھنک ٹینک کی تحقیق نظروں سے گزری کہ آج اگر ہم نے اپنے دینی اجتماعات میں بچوں کی حاضری کو یقینی نہ بنایا تو ہماری آنے والی نسلیں مشین بن کر رہ جائیں گی (اپنی ذات تک محدود ہو کر رہ جائیں گی) جن میں اخلاقیات اور احساس کا نام و نشان تک نہ رہے گا۔ اندازہ کیجیے کہ غیر مسلموں کو بھی اپنی آئندہ نسلوں کی اتنی فکر ہے۔ ہم تو مسلمان ہیں اور ہمارا دین بھی برحق ہے۔ ہمارے دین کا باقاعدہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کی تربیت اسلام کے مطابق کریں، روزِ محشر اس حوالے سے ہم سے حساب لیا جائے گا۔ ہم اپنے بچوں کو دنیا جہاں کی تعلیم دلوا دیں، جتنی مرضی ہے ڈگریاں دلوائیں لیکن اگر ہم نے انہیں قرآن نہیں پڑھایا، شریعت کے مطابق زندگی گزارنا نہیں سکھایا تو گویا ہم نے اپنا دینی فرض پورا ہی نہیں کیا اور اس کا ہمیں آخرت میں جواب دینا ہوگا۔

تنظیم اسلامی کی سطح پر ہم گھریلو اُسرہ کے اہتمام پر زور دیتے ہیں جس میں گھر والے بیٹھ کر قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں اور یہ اُسرہ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ والدین کے لیے یہ بہت آسان ہو سکتا ہے کہ ہفتے میں ایک دن مقرر کر لیں جس میں آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ سب اہل خانہ بیٹھ کر قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں، دینی موضوعات پر گفتگو کریں اور کوشش کریں کہ بچوں کو شریعت کے مطابق زندگی گزارنا آ جائے۔ ورنہ وہ اپنی زندگی میں جتنے بھی غلط کام کریں گے، ان کا عذاب والدین پر بھی آئے گا۔

ملکی و بین الاقوامی حالات

ہمارے ملک کے ایک اہم عہدیدار نے ایک مرتبہ پھر خلافِ توقع بیان دیا ہے کہ افغانستان ہمارا دشمن ملک ہے۔ ایک طرف ہم اتحادِ اُمت کی باتیں کر رہے ہیں اور دوسری طرف اپنے پڑوسی مسلم ممالک کے خلاف اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ طرزِ عمل اتحادِ اُمت کے منافی ہے۔ ایک طرف ہم کہہ رہے ہیں کہ بھارت ہمارا دشمن ملک ہے۔ دوسری طرف افغانستان کو بھی اپنا دشمن بنا لینے سے کیا ہم دشمن قوتوں کو موقع نہیں فراہم کر رہے؟ جبکہ احادیث رسول ﷺ موجود ہیں کہ خراسان سے اسلامی لشکر امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت کے لیے جائیں گے۔ خراسان میں افغانستان، شمالی پاکستان اور شمالی ایران بھی شامل ہیں۔ بجائے اس کے کہ فرمانِ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہم آپس میں متحد ہو کر مستقبل کی تیاری کریں، اُلٹا ہم دشمنوں کے منصوبے کو کامیاب بنا رہے ہیں جو نہیں چاہتے کہ اس خطہ میں امن ہو۔ اللہ ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے۔

مشن نور کے عنوان سے بھی ایک بحث چلی جس میں قادیانیوں کا ذکر بھی آیا کہ نور کا ٹائٹل وہ اپنے مختلف چینلز اور رسالوں کے لیے کرتے ہیں، ہمارے نزدیک قادیانی کافر ہیں، ان سے کسی بھی قسم کا تعلق کوئی بھی رکھے گا تو وہ قابل مذمت ہے۔ دین دشمنوں کے ساتھ روابط پاکستان اور اسلام کے مفاد میں نہیں ہو سکتے۔

وزیراعظم پاکستان سمیت 6 دیگر مسلم ممالک کے ذمہ داران کی ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ جس کے بعد ٹرمپ کے بارے میں تعریفی بیانات دیے گئے، حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی کے پیچھے اصل قوت امریکہ ہی ہے۔ جب بھی غزہ میں جنگ بندی کے حوالے سے قرارداد سلامتی کونسل میں پیش ہوتی ہے تو اس کو امریکہ ویٹو کر دیتا ہے۔ اس کے باوجود ٹرمپ کو امن کا علمبردار قرار دینا افسوسناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے۔ شروع میں ذکر آیا کہ ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے، یہ کرسی واقتدار چند روزہ ہے آخر اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ کئی مسلم اور غیر مسلم ممالک نے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کر لیا، یہ اصل میں دھوکہ ہے۔ ایسی ریاست کا کیا کرنا جس کی اپنی فوج ہوگی اور نہ پولیس ہوگی، اسلحہ رکھنے کی اجازت ہوگی اور نہ ہی فیصلے خود کر سکیں گے۔ یہ اصل میں فلسطین پر مکمل صہیونی قبضہ کا منصوبہ ہے۔ پاکستان کی اصل اور دیرینہ پالیسی تو یہ تھی کہ پورا فلسطین مسلمانوں کا ہے اور صہیونی اس پر ناجائز قابض ہیں۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ اسرائیل مغرب کا ناجائز بچہ ہے اور اس کو کسی صورت تسلیم نہیں کیا جائے۔ دو ریاستی فارمولا کو تسلیم کرنا اصل میں اسرائیل کو تسلیم کر لینے کے مترادف ہے۔ اگر ایسا کیا گیا تو کل کشمیر پر بھارتی قبضہ کو غلط کس منہ سے کہو گے؟ صہیونیوں کے عزائم واضح ہیں وہ گریٹر اسرائیل کے قیام کی باتیں سرعام کر رہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ وہ شام، لبنان، فلسطین، اردن سمیت پورے خطے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسلم حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ پاکستان کو بھی صرف حرمین شریفین کی حفاظت کی بات نہیں کرنی چاہیے بلکہ مسجد اقصیٰ کے تحفظ کے لیے بھی مسلم ممالک کو متحد ہونا چاہیے۔ یہ اتحاد پوری اُمت کی سطح پر ہو۔

گلوبل صمود فلوٹیلا

اہل غزہ کی امداد کے لیے 50 سے زائد ممالک کا مشترکہ امدادی قافلہ غزہ کی جانب بڑھ رہا ہے۔ پاکستان کی طرف سے سابق سینیٹر مشتاق احمد صاحب بھی اس قافلہ میں موجود ہیں۔ ان کی طرف سے پیغام آیا کہ جمعہ کے خطبات میں بھی بات کی جائے اور عوام سے اپیل کی جائے کہ سوشل میڈیا پر اس قافلہ کے تحفظ کے لیے بھرپور آواز اُٹھائی جائے۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مظلوم مسلم بھائیوں، بہنوں اور بچوں کے لیے آواز اُٹھائے، آج غیر مسلم بھی اہل غزہ کے لیے آواز اُٹھا رہے ہیں اور بڑی تعداد میں امدادی قافلہ میں بھی شامل ہیں، اپنی اپنی حکومتوں کو توجہ دلا رہے ہیں، مسلمانوں کو تو بڑھ چڑھ کر اپنے حکمرانوں کو جگانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر قافلہ میں شامل لوگ نہتے ہو کر اہل غزہ کی مدد کے لیے جا رہے ہیں تو مسلم حکمران کیوں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ مسلم ممالک کے پاس دولت بھی ہے، وسائل بھی ہیں، اختیارات بھی ہیں، افواج اور اسلحہ بھی موجود ہے۔ اٹلی نے اپنا ایک بحری جہاز قافلہ کی حفاظت کے لیے بھیج دیا ہے۔ سپین کی طرف سے بھی خبریں آ رہی ہیں، پاکستان، سعودیہ، ترکیہ اور ملائیشیا کو بھی چاہیے کہ اپنی نیوی کو متحرک کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

دعائے مغفرت
إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ حلقہ بہاول نگر کے سینئر ملتزم رفیق محترم حاجی رحمت اللہ وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0328-7246500

☆ کورنگی وسطی تنظیم کے سینئر رفیق محترم سید معین الدین وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0311-8988494

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَأَدْخِلْهُمَا
فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

اسرائیل مسلم ممالک پر حملے کر رہا ہے، اس کے باوجود مسلم حکمران اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں: آصف حمید

امریکہ نے حالیہ معاہدہ کے ذریعے آزاد فلسطینی ریاست کی جانب پیش رفت کو ثبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کوشش میں ہمارے مسلم حکمران بھی ٹرمپ کے ہاتھوں کھلونا بن گئے ہیں: توصیف احمد خان

''غزہ جنگ بندی معاہدہ: توقعات و خدشات''

پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد باجوہ

سوال: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حال ہی میں غزہ امن معاہدے کے لیے ایک بیس نکاتی ایجنڈا دیا ہے، اس ایجنڈے کے بنیادی خدوخال کیا کیا ہیں؟

توصیف احمد خان: ٹرمپ نے کہا یہ 20 نکاتی ایجنڈا مسلم ممالک نے مل کر بنایا ہے اور ہم نے اس کو فائنل شکل دی ہے۔ جبکہ یہ جھوٹ ہے، حقیقت میں یہ فارمولا ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان طے ہوا ہے اور ٹرمپ نے مسلم ممالک کو الٹی میٹم دے دیا کہ 48 سے 72 گھنٹے کے اندر اس فارمولے کو مان لو ورنہ امداد نہیں ملے گی، اور بھگتنا پڑے گا، انہوں نے مجبوراً اسے قبول کر لیا ہے۔ جبکہ غزہ کے اصل فریق فلسطینی مسلمان ہیں، ان سے پوچھا تک نہیں گیا۔ مسلم ممالک نے کہا کہ ہم نے کچھ تجاویز دی تھیں۔ معاہدے میں 21واں نکتہ بھی تھا کہ مستقبل میں آزاد فلسطینی ریاست کے لیے کوشش کی جائے گی لیکن نیتن یاہو نے یہ شق ہی نکلوا دی، اسی طرح دیگر شقوں میں بھی ردوبدل کی گئی۔ معاہدے میں فلسطینیوں کو غیر مسلح کرنے کی شق بھی شامل ہے۔ حالانکہ 77 سال سے اسرائیلی فوج نہتے فلسطینیوں کو شہید کر رہی ہے، حالیہ غزہ جنگ میں بھی 70 ہزار فلسطینی مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ جس اسرائیل نے یہ سب مظالم ڈھائے، جس نے ہر مسلم ممالک کے ساتھ جنگ چھیڑ رکھی ہے، جس کے عزائم میں پورے خطے پر قبضہ کرنا شامل ہے، اس پر کسی پابندی کی بات نہیں کی گئی، لیکن فلسطینیوں کو غیر مسلح کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ معاہدہ یکطرفہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اب عرب ممالک بھی اپنا بیان بدل رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں ہم نے کچھ اور تجاویز بھی دی تھیں، وہ شامل نہیں کی گئیں۔ یہی بات پاکستان کے وزیر خارجہ بھی کہہ رہے ہیں۔ ایک بات ان کی درست ہے کہ پہلے عرب ممالک ہیں، اس کے بعد ہم ہیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے آپ نے ٹویٹ کیوں کیا؟ آپ نے اس فارمولے کو ویلکم کیوں کیا؟ اب مغربی ممالک بھی اس معاہدے پر سوالات اُٹھا رہے ہیں۔ اس سے قبل اسرائیل Isolate ہو گیا تھا، مغربی ممالک بھی اس کے خلاف بول رہے تھے مگر یہ معاہدہ کر کے اس کو پھر فلسطین پر قبضے کا راستہ دے دیا گیا ہے۔

دوسری طرف اسلامی جہاد اور حماس کے القسام بریگیڈ نے بھی اس معاہدے کو مسترد کر دیا ہے۔ ان پر قطر، سعودی عرب اور ترکیہ کا سخت دباؤ ہوگا کہ آپ مان جائیں۔ آج ہی قطری وزیراعظم نے الجزیرہ کو انٹرویو دیا ہے کہ اس معاہدے کو دوسرے فریق نے بھی دیکھنا ہے۔ معاہدے میں یہ شق بھی رکھی گئی تھی کہ جب تک اسرائیلی قیدیوں کو رہا نہیں کیا جائے گا، تب تک غزہ کے بھوک سے تڑپتے مسلمانوں کو امداد نہیں ملے گی۔ مگر یہ امداد، حماس، الجہاد جیسے جہادی گروہوں کے لیے نہیں ہوگی۔ معاہدے میں یہ شق بھی ہے کہ اسرائیلی قیدیوں کو رہا کیا جائے گا تو باقی شقوں پر بھی عمل ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسرائیل کی طرف سے گارنٹی کون دے گا؟ 2025ء کے آغاز میں بھی ٹرمپ نے معاہدہ کروایا تھا لیکن اسرائیل نے اس کی خلاف ورزی کی اور پھر قتل عام شروع کر دیا۔ اسرائیل چاہتا ہے کہ حماس کو وہاں سے نکال دیا جائے اور پھر چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ اگر حماس نے معاہدہ تسلیم کر لیا تو یہ فلسطینیوں کے لیے بہت بڑا نقصان ہوگا۔ پاکستانی حکومت سے میرا یہ سوال ہے کہ آپ ٹرمپ کو خوش کرنے گئے تھے یا سیز فائر کروانے گئے تھے؟ پھر اب آپ پیچھے کیوں ہٹ رہے ہیں؟

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: اس کو خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی کہیں کہ ہمارے مسلم اور غیر مسلم حکمران اس 20 نکاتی امن فارمولے کو بہت زیادہ پسند کر رہے ہیں اور ٹرمپ کو امن کا علمبردار باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ ان 20 نکات میں فلسطینیوں کے لیے بھی کوئی امید کی کرن ہے یا نہیں؟

آصف حمید: مسلمان ممالک پر سورۃ الممتحنہ کی یہ آیت صادق آتی ہے۔ فرمایا:

''اے اہل ایمان! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ' تم ان کی طرف دوستی اور محبت کے پیغامات بھیجتے ہو' حالانکہ انہوں نے انکار کیا ہے اُس حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے۔'' وہ رسولؐ کو اور تم لوگوں کو صرف اس بنا پر جلاوطن کرتے ہیں' کہ تم ایمان رکھتے ہو اللہ' اپنے رب پر۔' اگر تم نکلے تھے میرے راستے میں جہاد کرنے اور میری رضاجوئی کے لیے (تو تمہارا یہ طرزِ عمل اس کے منافی ہے)' تم انہیں خفیہ پیغامات بھیجتے ہو محبت اور دوستی کے' اور میں خوب جانتا ہوں جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی بھی تم میں سے یہ کام کرے تو وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔'' (الممتحنہ:1)

قرآن مجید کی اس آیت کو سامنے رکھیں اور ٹرمپ کے ساتھ مسلم ممالک کا جو معاہدہ ہوا ہے، اس کو سامنے رکھیں تو واضح ہو جائے گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ درحقیقت حالیہ معاہدہ بھی گریٹر اسرائیل کی جانب ہی ایک اور قدم ہے۔ وہ جانتے تھے کہ پوری دنیا اسرائیل کے خلاف ہو چکی ہے، لہٰذا انہوں نے ایک چال چلی ہے تاکہ دنیا کو دکھا سکیں کہ ہم تو امن چاہتے ہیں لیکن فلسطینی مسلمان نہیں چاہتے۔ حالانکہ اس معاہدے میں فلسطینی مسلمانوں کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ٹرمپ کہہ رہا ہے کہ پاکستان کے وزیراعظم اور آرمی چیف

آن بورڈ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ہماری حکومت کہہ رہی ہے کہ ہماری بات مانی ہی نہیں گئی ۔ ثابت ہوتا ہے کہ معاملہ یکطرفہ ہی ہوا ہے۔ پھر جو نام نہاد اتھارٹی قائم کرنے کی بات کی جارہی ہے، اس کو لیڈ کرنے کے لیے ٹونی بلیئر کا نام لیا جارہا ہے۔ یعنی یہ ساری بندر بانٹ اسرائیل کے مفاد میں ہورہی ہے۔ معاہدے کے مطابق اگر حماس کو بے دخل کیا جائے گا تو وہ کہاں جائیں گے، اگر قطر میں اُن پر حملہ ہو سکتا ہے تو کسی اور ملک میں وہ کیسے محفوظ رہیں گے۔ ایک اور مضحکہ خیز بات یہ ہوئی کہ نیتن یاہو نے فون کر کے اسرائیلی حملے میں قطری شہری کی ہلاکت پر قطر سے معافی مانگی ہے لیکن حملہ کرنے اور حماس کے لوگوں کو شہید کرنے پر کوئی معافی نہیں مانگی ۔ یہ ہماری ذلت اور رسوائی کی انتہا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟ تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے' سوائے ذلت و رسوائی کے دنیا کی زندگی میں۔ اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔'' (البقرة:85)

آج پوری دنیا میں 2 ارب مسلمان موجود ہیں اور ان میں ایک ملک نیوکلیئر پاور بھی ہے مگر حالت یہ ہے کہ ٹرمپ کھانے پر بلا لے، اس کے ساتھ اچھا فوٹو سیشن ہو جائے، بات چیت ہو جائے تو اُمت کے مفادات پر سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے۔ یعنی دنیوی آقا راضی ہو جائیں مگر اللہ بے شک ناراض ہو۔ یہ مسلمان کا شیوہ نہیں، یہ ذلت و رسوائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ فرمایا: ﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (آل عمران)
''اور تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔''

اگر آج ہم ذلیل و خوار ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ شاید ہمارا نام مومنین کی فہرست سے کہیں بہت پیچھے ہے۔

سوال: کہا جا رہا ہے کہ اس 20 نکاتی فارمولے میں تھوڑی بہت ردوبدل کے بعد حماس کے لوگ بھی راضی ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو کیا یہ 70 ہزار شہداء سے غداری نہیں ہوگی؟

توصیف احمد خان: حماس ایک سیاسی تحریک ہے اور اس کا اپنا ایک نظریہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ جہادی تنظیم بھی ہے۔ اُس کا اس معاہدے میں کوئی کردار نہیں ہوگا۔ معاہدے کے مطابق غزہ کو مغربی کنارے کی اتھارٹی سے الگ تھلگ کر دیا جائے گا۔ اس کے پیچھے اصل مقصد یہ چھپا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ غزہ کو خالی کر کے وہاں اقتصادی زون بنانا چاہتے ہیں جہاں امریکی کمپنیاں آ کر سرمایہ کاری کریں گی ۔ یعنی معاہدے سے اہل غزہ کو تحفظ نہیں دیا گیا بلکہ اسرائیل کو فیس سیونگ دی گئی ہے۔ اہل غزہ کا مسئلہ وہیں کا وہیں ہے۔ معاہدے کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ غزہ کے انچارج ہوں گے اور ٹونی بلیئر ان کے ماتحت ہوں گے۔ کیا قاتلوں کا یہ ٹولہ غزہ کے مسلمانوں کی نگہداشت کرے گا؟ یہی ٹونی بلیئر عراق میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث رہا ہے اور اس پر اس نے بعد میں معافی بھی مانگی۔ اسی طرح پہلے بھی فلسطین میں ایک فورم بنایا گیا تھا، ٹونی بلیئر بھی اس میں شامل تھا، جو فلسطینی امداد کے لیے آتے تھے ان پر فائر کھولا جاتا تھا۔ فلسطینیوں نے واضح کہا تھا کہ ٹونی بلیئر اسرائیل کا ایجنٹ ہے۔ خود برطانوی اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ٹونی بلیئر سے زیادہ فلسطینیوں کا غدار کون ہوگا، یہ تو اسرائیل کے لیے کام کرتا ہے۔ اب دوبارہ وہی ٹونی بلیئر امریکی مدد سے آیا ہے۔ فلسطینی ان سب چالبازیوں کو سمجھتے ہیں، وہ کسی صورت سرنڈر نہیں کریں گے، ایک تنظیم ختم ہوگی تو دوسری بنالیں گے اور جہاد جاری رکھیں گے۔

> **اس سے بڑی ذلت و رسوائی کیا ہوگی کہ ٹرمپ کھانے پر بلا لے، اس کے ساتھ اچھا فوٹو سیشن ہو جائے، بات چیت ہو جائے تو اُمت کے مفادات پر سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے۔**

سوال: فلسطینی مجاہدین کے جذبہ میں کوئی کمی نہیں آئی، مسجد اقصیٰ کی حفاظت پر انہوں نے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، اگر ٹرمپ اور نیتن یاہو کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو کیا فلسطینیوں کی اس جدوجہد پر منفی اثرات نہیں پڑیں گے؟

آصف حمید: حدیث کے مطابق بلادِ شام میں جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کا ایک گروہ دمشق کے دروازوں اور اس کے اطراف اور بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے اطراف میں لڑتا رہے گا۔ ان کی مخالفت کرنے والا ان کی جدوجہد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ احادیث میں ایک بڑی جنگ الملحمۃ الکبریٰ کا بھی ذکر ہے۔ اب حالات بہت تیزی سے اُس کی طرف جا رہے ہیں۔ اسرائیل کا ہر شہری فوجی تربیت لیتا ہے اور اس کے فوجیوں کے بیج (badge) میں گریٹر اسرائیل کا نقشہ ہے، وہ اپنے طور پر مذہبی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن دوسری طرف مسلمان ممالک نے جہاد کو ممنوع قرار دیا ہوا ہے اور اس کے باوجود کہ اسرائیل مسلم ممالک پر حملے کر رہا ہے، مسلم حکمران اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں ۔ حالیہ معاہدے کا بھی فائدہ اسرائیل اور ٹرمپ اٹھائیں گے۔ ٹرمپ کے غزہ میں معاشی مفادات ہیں ۔ اُمت مسلمہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے تسلط کا شکار رہے گی جب تک کہ ہم خود کھڑے نہ ہو جائیں۔ لیکن فلسطینی مسلمانوں کا کردار قابل تحسین ہے کہ انہوں نے ابھی تک ہمت نہیں ہاری اور نہ ہی حماس کو غلط کہا۔ ایک کفار کا منصوبہ ہے اور ایک اللہ کا منصوبہ ہے۔ فرمایا:
﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝﴾
''اب انہوں نے بھی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی چال چلی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔''

اللہ کا جو منصوبہ ہے اس کے مطابق بلادِ شام میں جہاد جاری رہے گا ۔ دنیوی طور پر حماس اور فلسطینی مسلمانوں نے اگرچہ کچھ نقصان اُٹھایا ہے لیکن پوری دنیا میں فلسطین کے مسئلے کو انہوں نے اجاگر کر دیا ہے، آج پوری دنیا میں لوگ اسرائیل کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ آگے جا کر کچھ اور لوگ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں گے اور یہ تحریک کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ!

سوال: اسرائیل کے کئی اعلیٰ عہدیدار اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ اگر فلسطینیوں نے ہتھیار نہ ڈالے اور ہمارے قیدی رہا نہ کیے تو یہ جنگ رکنے والی نہیں ہے؟ آپ کے خیال میں معاہدے کا انجام کیا ہوگا؟

توصیف احمد خان: ہم نے ایک بیانیہ بنا لیا ہے کہ فلسطینی مر رہے ہیں لہٰذا اس نام پر سیز فائر کر لیا جائے۔ لیکن اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو اسرائیل یہ جنگ ہار رہا ہے۔ دو سال کی مسلسل جنگ کے باوجود ابھی تک اسرائیل اپنا کوئی بھی مقصد حاصل نہیں کر سکا۔ نہ تو وہ اپنے قیدی واپس لے سکا اور نہ ہی حماس کو ختم کر سکا۔ اسرائیل کے آرمی چیف نے اسی وجہ سے جنگ کی مخالفت کی تھی اس نے کہا تھا کہ غزہ سے ہمیں اب اور کیا نکالنا ہے، دوسرا اس نے کہا تھا کہ ہم اپنے قیدی واپس نہیں لے سکیں گے۔ اب اسرائیلی میڈیا کا دعویٰ ہے کہ 86 فیصد غزہ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی فوجیوں کو اسی علاقے میں مار پڑ رہی ہے، ان کے ٹینکوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسرائیل غزہ پر قبضہ بھی نہیں کر سکا۔ نیتن یاہو کا صرف سیاسی مسئلہ ہے، وہ دوسرا بن گوریان بننا چاہتا ہے۔ اسی لیے اس نے امریکہ کے ساتھ مل کر ایران پر بھی حملہ کیا، لیکن اس کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

سوال: اگر حالیہ معاہدے پر عمل درآمد ہوتا ہے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ صہیونیوں کا جو گریٹر اسرائیل کا منصوبہ ہے، اس سے وہ پیچھے ہٹ جائیں گے؟

آصف حمید: جس نقشے کو وہ اپنے بازو پر لگائے پھر رہے ہیں اور جس کو نیتن یاہو روحانی مشن قرار دے رہا ہے، اس سے وہ کسی صورت پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ان کا پروگرام تو یہ ہے کہ وہ تمام علاقے قبضے میں لیے جائیں جہاں جہاں یہودی قبائل تاریخ میں آباد رہے ہیں، وہ مدینہ منورہ تک پر قبضے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کا جو سیمسن پلان ہے، اس کے مطابق اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو پورے خطے کو ایٹمی جنگ میں جھونک دیں گے۔ وہ اس جنگ کو مذہبی جنگ سمجھتے ہیں، ان کے مطابق ان کا مسایاح آکر یروشلم سے پوری دنیا میں حکومت کرے گا۔ اس کے لیے وہ مسجد اقصیٰ کو گرا کر تھرڈ ٹیمپل تعمیر کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اسی طرح جو ایونجلیکل عیسائی ہیں ان کا بھی یہی نظریہ ہے کہ ان کا مسایاح آکر یروشلم سے پوری دنیا پر حکومت کرے گا۔ وہ بھی صہیونیوں کے ہمنوا بنے ہوئے ہیں۔ البتہ حدیث میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ اسلام کی تصدیق کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے، اس کے بعد تمام سچے عیسائی اسلام قبول کرلیں گے۔ یہودیوں کا ایک طبقہ اسرائیل کو ناجائز کہہ رہا ہے، اس کے مطابق ان کا مسایاح خود آکر گریٹر اسرائیل بنائے گا۔ یہودیوں کا یہ طبقہ فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے کرتا ہوا بھی نظر آتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان غفلت کا شکار ہیں اور اگر اب بھی یہ نہ جاگے تو مستقبل قریب میں مزید نقصان اُٹھائیں گے۔

سوال: امریکہ دنیا کو یوکرائن کے حوالے سے انسانی ہمدردی اور جنگ بندی کے درس دیتا ہے لیکن غزہ پر جاری اسرائیلی بمباری کو روکنے کے لیے جب بھی سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کی جاتی ہے تو امریکہ اس کو ویٹو کر دیتا ہے، دوسری طرف امداد اور جنگ بندی کی باتیں بھی کرتا ہے، امریکہ کے اس دہرے معیار اور کردار کے متعلق آپ کیا کہیں گے؟

توصیف احمد خان: اسرائیل کی وجہ سے امریکہ پوری دنیا میں تنہا ہو چکا ہے، اس نے قتل و غارت گری کے لیے اسرائیل کو ہر طرح کا اسلحہ فراہم کیا اور امداد دی۔ ایران پر حملے میں بھی اسرائیل کا ساتھ دیا۔ قطر پر اسرائیلی حملے کے دوران اپنا ایئر ڈیفنس سسٹم ڈاؤن کر دیا۔ جبکہ دوسری طرف جو 8 مسلم ممالک امریکہ بہادر کے سامنے حالیہ معاہدے کے نام پر بیٹھ گئے، ان کے پاس وسائل بھی ہیں، ہتھیار بھی ہیں، ڈیٹرنس بھی ہے، اگر یہ بہتر حکمت عملی اختیار کرتے تو 20 نکاتی فارمولے سے بہتر نتائج حاصل کر سکتے تھے۔ کیونکہ بہت سے یورپی ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے جا رہے تھے۔ امریکہ نے حالیہ معاہدہ کے ذریعے آزاد فلسطینی ریاست کی جانب پیش رفت کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کوشش میں ہمارے مسلم حکمران بھی ٹرمپ کے ہاتھوں کھلونا بن گئے ہیں۔ اسرائیل ہی اصل میں امریکہ ہے، اس نے پورے یورپ کو دھمکیاں دی ہیں کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم مت کریں، اس نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ اگر اسرائیلی فٹ بال ٹیم فیفا ورلڈ کپ میں شامل نہیں ہوگی تو آگ لگا دیں گے۔ دراصل امریکہ اور اسرائیل دونوں کالونیل ازم کی پیداوار ہیں اور کالونیل ازم دوسری قوموں کے قتل عام اور قبضہ گیری کا نام ہے۔ جو کچھ انہوں نے امریکہ اور آسٹریلیا کی مقامی قوموں کے ساتھ کیا وہی کچھ اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے۔

سوال: کہا جا رہا ہے کہ اس معاہدے کا اصل فائدہ اسرائیل اور امریکہ کو ہوگا۔ اب مسلمانوں کے پاس فلسطین کو بچانے کا کونسا راستہ ہے؟

توصیف احمد خان: اگر کوئی امن معاہدہ ہو بھی جاتا ہے تو کیا اسرائیل جارحیت سے رُک جائے گا؟ شیخ احمد یاسینؒ کو اسرائیل نے گھر میں بیٹھے شہید کر دیا تھا حالانکہ اس وقت جنگ نہیں ہو رہی تھی۔ اسرائیل جنگ سے کبھی نہیں رکے گا۔ لہٰذا پاکستان سمیت جو مسلم ممالک کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جو تجاویز دی تھیں، ان کو معاہدے میں شامل نہیں کیا گیا تو وہ تجاویز سامنے لائی جائیں۔ دوسرا یہ کہ مذاکرات برابری کی سطح پر کیے جائیں۔ جس طرح افغان طالبان کے ساتھ برابری کی سطح پر ہوئے تھے، آخر طالبان کو افغانستان واپس مل گیا۔ اسی طرح حماس کا بھی ایک نظریہ ہے، وہ ایک سیاسی تحریک بھی ہے اور عسکری بھی۔ وہ ہار بھی نہیں مان رہے۔ لہٰذا مذاکرات اگر کرنے ہیں تو شرائط وہ رکھیں جن کو حماس بھی مان لے اور وہ آزاد فلسطینی ریاست کا مطالبہ ہے۔ اس کو مان لیں اور معاہدہ میں شامل کریں کہ آزاد فلسطینی ریاست قائم کی جائے گی۔ فلسطینی تو اپنی زمین مانگ رہے ہیں، ان کو ان کا حق ملے گا تو امن قائم ہوگا۔ جس طرح جنوری میں غزہ سے اسرائیل کے نکل جانے کا کہا گیا تھا تو حماس والے مان گئے تھے۔ لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ غزہ بفرزون بنے گا، ٹرمپ انچارج بنے گا یا اسرائیل نگرانی کرے گا وغیرہ تو اسے حماس قبول نہیں کرے گی۔

سوال: گزشتہ دو سالوں میں اقوام عالم اور مسلم حکمرانوں نے غزہ میں جنگ بندی کی جو کوششیں کی ہیں، اُن کے نتیجے میں فریقین نے کیا کھویا اور کیا پایا اور ان کوششوں میں کہاں بہتری کی گنجائش موجود ہے؟

آصف حمید: اُمت مسلمہ ایک جسد واحد کی مانند ہے، جس طرح جسم کے ایک حصے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح اُمت کے ایک حصے میں اگر تکلیف ہو تو پوری اُمت کو درد محسوس کرنا چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے اُمت نے اہل غزہ کے لیے وہ نہیں کیا جو کرنا چاہیے تھا۔ شروع میں کچھ مظاہرے وغیرہ ہوئے لیکن پھر اُمت خاموش ہوگئی۔ مسلم حکمرانوں نے بھی وہ نہیں کیا جو کرنا چاہیے تھا، شاید وہ ڈرتے تھے کہ جنگ چھڑ جائے گی، یا امریکہ ناراض ہو جائے گا اور اُن کا اقتدار خطرے میں پڑ جائے گا۔ لہٰذا سب اپنی کرسی اور اقتدار بچانے میں لگے رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے ہی خبردار کر دیا تھا: ’’اور (اے نبی ﷺ! آپ کسی مغالطے میں نہ رہیے) ہرگز راضی نہ ہوں گے آپؐ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپؐ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی‘ کہہ دیجیے ہدایت تو بس اللہ کی ہدایت ہے۔ اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی اُس علم کے بعد جو آپ کے پاس آچکا ہے‘ تو نہیں ہوگا اللہ کے مقابلے میں آپؐ کے لیے کوئی مددگار اور نہ حمایتی۔‘‘ (البقرۃ:120)

جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم یہود و نصاریٰ کو خوش کریں گے تو وہ ہمارے خیر خواہ ہو جائیں گے وہ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور یہ بار بار ثابت بھی ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کی تولیت اور فلسطین پر حق حکمرانی صرف مسلمانوں کا ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ توصیف احمد خان: معروف دانشور اور وی لاگر

میزبان: وسیم احمد باجوہ: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

اسرائیل کو تسلیم کرانے کی کوشش اور پاکستان

ابو موسیٰ

صہیونیت نے اگرچہ یہودیت کی کوکھ سے جنم لیا تھا لیکن یہودیوں میں تو اچھے برے ہر قسم کے لوگ تھے اور ہیں البتہ صہیونی تو شرِ محض ہیں۔ ان کی کرتوتیں تو ہمیشہ انسانیت کے لیے شرمساری کا باعث بنیں۔ قرآنِ پاک کی سورۃ التین میں جو اسفل سافلین کا ذکر ہے اس میں سب سے زیادہ حصہ انہوں نے ہی پایا ہے۔ ان کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے کہ یہ دنیا میں شیطان کے ایجنٹ ہیں تو وہ غلط نہیں ہے۔ خیر، بھلائی، امن وامان، فلاح وبہبود ان کے DNA میں نہیں ہے۔ 1897ء کے پروٹوکولز درحقیقت ان کے خطرناک عزائم کو عملی شکل دینے کا چارٹر ہے۔ جس پر عمل کرکے یہ دنیا کو جہنم بنانے کے لیے سرگرداں نظر آتے ہیں۔ البتہ اس حقیقت کا اعتراف نہ کرنا بخیلی ہوگی کہ ان کی اکثریت انتہائی ذہین اور ناقابلِ یقین حد تک محنتی ہے۔ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنا سب کچھ جھونک دیتے ہیں۔ تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن committed ہیں۔ اپنی اجتماعیت کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ اگرچہ مسلمانوں میں بھی ذہین اور محنتی لوگ کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں، لیکن یہ ذہانت، یہ محنت، یہ جدوجہد اُن کے ذاتی مفادات تک محدود ہے، الا ماشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ جس طرف کوئی بڑھنا چاہتا ہے، وہ اُسے اُسی طرف بڑھنے دیتا ہے۔ یہودیوں اور صہیونیوں نے اپنی اجتماعیت کو ترجیح دی، اپنی ہر شے اور اپنی محنتوں کا ثمر اپنی قوم کی جھولی میں ڈال دیا۔ جبکہ آج کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت میرا سرمایہ، میری شہرت، میری عزت کے چکر میں پڑی رہی اور مسلمانوں کے امام یعنی اُن کے حکمران اپنی طاقت اور اپنے اقتدار کی خاطر نہ صرف ساری مسلمان امت کو گڑھے میں جھونکنے سے گریز نہیں کرتے بلکہ ان ہی صہیونیوں کو خوش کرنے اور اُن سے اچھے تعلقات اُستوار کرنے کے لیے اپنی امت کے چھوٹے بڑوں، مرد وخواتین یہاں تک کہ شیر خوار بچوں کی قتل وغارت گری میں اُن کے معاون اور مددگار بن جاتے ہیں۔ حقیقت میں مسلمان حکمرانوں کے خون سفید ہو چکے ہیں اور اُن کی غیرت وحمیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ میرے مسلمان بھائیوں کو خون میں نہلا دو، اُنہیں تباہ وبرباد کردو، بس میری حکومت چلنے دو۔ یہ سوچ ہے آج کے مسلمان حکمرانوں کی لہٰذا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ ایسی قوم دنیا میں کیسے عزت واحترام کے قابل سمجھی جائے گی جس کے حکمران ٹرمپ جیسے قاتل، جابر اور کافر حکمران کے لیے دنیا کا سب سے بڑا امن انعام تجویز کرے۔

ان صہیونیوں نے جنگِ عظیم اوّل اور دوئم کروائی۔ عجب بات یہ ہے کہ فریقین یعنی دونوں لڑنے والوں کو سپورٹ کیا اور جنگ کی آگ میں ایندھن ڈال کر اُسے بھڑکاتے رہے اور عجب تر بات یہ ہے کہ جنگیں یورپ کے عیسائیوں کے درمیان کروائیں۔ لیکن تیا پانچہ مسلمان حکومتوں اور خلافت کے ادارے کا کر دیا اور اپنے دو عدد مقاصد حاصل کر لیے اولاً یہ کہ ان جنگوں سے وہ انگلستان جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اُسے جنگ نے ایسی ضرب پہنچائی کہ وہ نہ صرف اپنی سُپرمیسی سے ہاتھ دھو بیٹھا بلکہ اُسے اپنا آپ سنبھالنا دشوار ہوگیا اور وہ امریکہ سپر پاور بن گیا جہاں یہودی پہلے ہی اکانومی اور میڈیا پر قبضہ جما چکے تھے۔ گویا عالمی طاقت کا مرکز لندن سے واشنگٹن منتقل ہوگیا۔ پھر یہ کہ عربوں کو ترکوں سے لڑایا اور ترکی میں ایسی حکومت قائم کرا دی کہ اُس نے خود خلافت کے ادارے کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ یہ صہیونیوں کے لیے اس لیے ضروری تھا کہ خلافت عثمانیہ کے آخری سربراہ نے نہ صرف یہودیوں کو فلسطین کی زمین کا ایک انچ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ بلکہ اُنہیں بُری طرح دھتکار بھی دیا۔

قصہ مختصر یہودیوں کو فلسطین میں پاؤں رکھنے کی جگہ مل گئی اور اُنہوں نے فلسطینیوں سے وہ کام کرنا شروع کر دیا جو اونٹ نے بدو کے خیمے میں پہلے پاؤں رکھ کر کیا تھا اور پھر آہستہ آہستہ بدو کو خیمے سے باہر نکال دیا اور خود مکمل طور ہی داخل ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودی فلسطین پر قبضہ کے لیے جس منطق کا سہارا لیتے ہیں۔ علامہ اقبال نے اُس کا بروقت جواب دے دیا تھا کہ اس منطق کے مطابق تو پھر سپین کا قبضہ مسلمانوں کو ملنا چاہیے۔ بہرحال ''جرمِ ضعیفی کی ہے سزا مرگِ مفاجات!'' اسرائیل اب نیتن یاہو جیسے صہیونی کی قیادت میں فلسطینیوں کا مکمل صفایا کرنا چاہتا ہے بلکہ کر رہا ہے۔ البتہ یہ بھی ایک خوشگوار تاریخی حقیقت ہے کہ یہودیوں کی ہر صدی میں کسی نہ کسی کے ہاتھوں درگت بنتی ہے۔ جیسی ہٹلر نے گزشتہ صدی میں بنائی تھی جس کو ہولوکوسٹ کا نام دے کر دن رات ماتم کرتے رہتے ہیں۔

اب آیئے مشرق وسطیٰ کی مسلمان ریاستوں اور پاکستان کا ابراہام اکارڈز کا حصہ بننا جو دوسرے معنوں میں اسرائیل کو تسلیم کرنا ہے۔ اس حوالے سے سب سے پہلے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امریکہ میں دو بڑی جماعتوں یعنی ری پبلکن اور ڈیموکریٹ اپنا کوئی امیدوار صدارتی میدان میں اتار ہی نہیں سکتیں جب تک اُسے اسرائیل کی طرف سے کلیئرنس نہ ملے۔ گویا دونوں صدارتی امیدوار جو باہم مقابلے کے لیے میدان میں اترتے ہیں، وہ اسرائیل کی خدمت کرنے کے حوالے سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ صدر ٹرمپ کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اُس نے انتخابات سے پہلے اسرائیل کا ایک خفیہ دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں اسرائیلی حکومت اور ٹرمپ کے درمیان وہ تمام امور طے پا گئے تھے جن پر آج کل عمل درآمد ہو رہا ہے اور ہر گزرتے ہوئے دن میں ٹرمپ کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اُس کی خواہش ہے کہ مسلمان ممالک جلد از جلد اسرائیل کو تسلیم کرنے کی حامی بھر لیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے چند مسلمان ممالک مثلاً UAE اور مصر وغیرہ تو پہلے ہی اسرائیل کو تسلیم کر چکے ہیں۔ سعودی عرب میں حرمین شریفین کی وجہ سے سعودی عرب کو خاص اور قائدانہ حیثیت حاصل ہے۔ امریکہ کے مطابق ہاتھی کے پاؤں

میں سب کا پاؤں اگر سعودی عرب اسرائیل کو تسلیم کر لے تو باقی خلیجی مسلمان ممالک بالآخر اسرائیل کو تسلیم کر لیں گے۔ سعودی عرب سمجھتا ہے کہ پاکستان واحد ایٹمی اسلامی ملک ہے اور اگر پاکستان بھی اس کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو جائے تو معاملات سعودی عرب کے لیے آسان ہو جائیں گے۔ لہٰذا پاکستان کو اس معاملے میں ایک پلان کا حصہ بنانے کے لیے جو بائیڈن ہی کے دور میں نادیدہ قوتوں کی ایما پر بلکہ اُن کے دباؤ پر ایک پروگرام بنا وہ یہ کہ پاکستان میں عمران خان کی حکومت کو چلتا کیا جائے۔ اُس پر تین جرم عائد کیے گئے: (1) اُس نے جو اقوامِ متحدہ کے سالانہ اجلاس میں اپنی تقریر میں ہولوکوسٹ کے بارے میں نامناسب انداز اختیار کیا اور کہا کہ مسلمانوں کے لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات سے بڑھ کر کچھ نہیں کیونکہ وہ ہمارے دلوں میں بستے ہیں۔ (2) جب ایک اینکر نے عمران خان سے پاکستان میں امریکہ کے لیے اڈوں کی بات کی تو عمران خان نے بڑی سختی سے اسے رد کیا اور Absolutely Not کے الفاظ استعمال کیے۔ (3) روس نے جب عمران خان کے ماسکو پہنچنے پر یوکرائن پر حملہ کر دیا تو پاکستان کے اداروں نے اُسے وہاں سے فوراً واپسی اختیار کرنے کا شدت سے مشورہ دیا لیکن عمران خان نے نہ صرف وہ دورہ ختم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ پیوٹن سے غیر معمولی طویل ملاقات کی جس پر امریکہ کی شدید ناراضگی قابلِ فہم تھی۔

یہ تو وہ حقائق ہیں جنہیں میڈیا نے پبلک کیا۔ حالاتِ حاضرہ سے معمولی شُد بُد رکھنے والا بھی ان کی تصدیق کرے گا۔ اِس حوالے سے دنیا نے ایک عجیب تماشا دیکھا کہ پاکستان کا وزیر اعظم روس یوکرائن جنگ میں غیر جانبدار رہنے بلکہ کسی حد تک روس کے حملہ کے جواز کا سپورٹ کرتا نظر آتا ہے اور پاکستان کا آرمی چیف جنرل باجوہ میڈیا کے سامنے روس کے حملے کی مذمت اور یوکرائن سے ہمدردی کا اظہار کرتے دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ اس موقع پر عمران خان حماقت کی انتہا کرتا ہے کہ اپنے خلاف پلان کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہے یا آرمی چیف کے دباؤ میں آ جاتا ہے۔ بہرحال یہ سنگین غلطی تھی جس نے اُس کی برطرفی کا راستہ ہموار کیا۔ لہٰذا مذکورہ بالا تین (3) جرائم کی سزا دینے کے لیے نادیدہ قوتیں متحرک ہوگئیں اور لندن پلان پر باقاعدہ کام شروع ہوگیا۔ وزیر اعظم عمران خان کے سیاسی دشمنوں اور پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کو اعتماد میں لیا گیا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ طے کرنا بہت مشکل اور پیچیدہ ہے کہ سازش پہلے داخلی سطح پر ہوئی یا خارجی سطح پر ہوئی۔ راقم کی رائے میں یہ پہلے خارجی سطح پر ہوئی۔ بہرحال مقتول کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ چُھری اُس کی گردن پر تھی یا اُس کی گردن چُھری پر تھی اُس کا قتل تو ہو ہی جاتا ہے۔

لندن پلان کے حوالے سے جو کچھ میڈیا میں لیک ہو رہا تھا کہ لندن میں نواز شریف سے عمران خان کے اندرونی بیرونی مخالفین پے در پے ملاقاتیں کر رہے تھے۔ طے یہ پایا کہ تحریکِ انصاف کی حکومت ختم ہونے کے فوراً بعد نئے انتخابات کروائے جائیں اور پاکستان میں نیا عوامی مینڈیٹ لے کر آنے والی حکومت اسرائیل کو تسلیم کر لے گی۔ یہ کام انتخابات سے پہلے نہیں ہوسکتا کیونکہ اس سے مسلم لیگ (ن) کی مقبولیت اثر انداز ہوگی۔ عین منصوبے کے مطابق عمران خان کی حکومت ختم کر دی گئی جس میں پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ نے اہم ترین رول ادا کیا۔ لیکن اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ وہ عمران خان جس کی حکومت انتہائی غیر مقبول ہو چکی تھی، اُس کی مقبولیت اس سرعت سے بڑھی اور بڑھتی جا رہی ہے کہ تمام ماہرین دانتوں میں انگلیاں دبائے ہوئے ہیں۔ لہٰذا نئے انتخابات کا معاملہ ٹھپ کر دیا گیا بلکہ نئے انتخابات تو مخالفین عمران خان کے لیے ڈراؤنا خواب بن گئے۔

لندن پلان کے بارے میں جو کچھ راقم نے عرض کیا اُس پر یہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ اس کے درست ہونے کی سند کیا ہے۔ راقم کی گزارش ہے کہ اردو کی ضرب المثل ”خدا کو دیکھا نہیں، عقل سے تو پہچانا ہے“، یعنی ایسے شواہد کہ خدا کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ لندن پلان کے بعد ہونے والے واقعات کے تسلسل پر غیر جانبدارانہ نگاہ ڈالیں کہ آج کی تاریخ تک سب کچھ منصوبے کے مطابق بڑھایا جا رہا ہے۔ یہ واقعات راقم کی عرض داشت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ لندن پلان ایک حقیقت تھی۔ دوسری طرف القسام بریگیڈ نے 7 اکتوبر کو اسرائیل پر جرأت مندانہ حملہ کر دیا جس میں بہت سے یہودی جہنم واصل ہوگئے لہٰذا اسرائیل کو تسلیم کرنے والا معاملہ کھائی میں گر گیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں میں ایک جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ اس ساری صورتِ حال پر اسرائیل نے ایک کُھلم کُھلا جنگ مسلط کر دی جس کا انجام یہ ہوتا نظر آ رہا ہے کہ غزہ میں انتہائی قتل و غارت گری کے بعد جس میں امریکہ کا صدر ٹرمپ مسلسل اسرائیل کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے، اسرائیل لاشوں کے ڈھیر پر فتح کا جھنڈا لہرا رہا ہے، لہٰذا اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے نادیدہ قوتیں اب امریکہ کی سربراہی میں دھونس اور دھمکی سے کام لے رہی ہیں۔ ٹرمپ غزہ میں سیز فائر کے لیے ایسا 20 نکاتی ایجنڈا سامنے لایا ہے جس میں ہر لفظ اور ہر حرف اسرائیل کے حق میں ہے۔ اِس کے باوجود بنجمن نیتن یاہو نے مزید اپنے حق میں ترامیم کرائی ہیں۔ اِن 20 نکات میں صرف اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی ٹائم فریم کے ساتھ ہے اور علاقے پر اسرائیل کے قبضہ کے مستحکم ہونے کے حوالے سے ہیں۔ البتہ فلسطینیوں کے حوالے سے صرف ٹال مٹول اور ڈھکوسلے ہیں۔ لیکن پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اچھل اچھل کر تالیاں اور کورنش بجا کر امریکی صدر ٹرمپ کی اتنی تعریفیں کر رہے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اُنہیں اور کچھ نہیں تو دیوتا تو ضرور قرار دے دیں گے۔

البتہ جب یہ خبریں آنے لگیں کہ قطر کے وزیر اعظم نے 20 نکات کے حوالے سے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور حماس کے ماننے کا بھی کوئی امکان نظر نہیں آتا تو ہمارے نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار نے پینترا بدلا ہے کیونکہ خدشہ پیدا ہوگیا ہے کہ اسرائیل پہلے سے زیادہ فلسطینیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گا۔ اس سے مسلمانوں میں قدرتی ردِعمل پیدا ہوگا اور ابراہم اکارڈز کے حوالے سے شدید منفی ردِعمل سامنے آئے گا اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کا معاملہ مؤخر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ہماری ڈبل گیم کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا ہے تاکہ ہم کہہ سکیں کہ ہمارا تو اسرائیل کو تسلیم کرنے کا شروع سے ارادہ ہی نہیں تھا جبکہ صدر ٹرمپ ایک پریس کانفرنس میں واشگاف الفاظ میں کہہ چکا ہے کہ پاکستان پہلے دن سے ہمارے ساتھ ہے۔

❀❀❀

دیکھیں کیا گزرے ہے……

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

گزری زندگی کے شب وروز نے بہت سی جنگیں اور تنازعے دیکھے۔ بہت بڑے ممالک کے ہاتھوں اپنے سے بہت ہی چھوٹے ممالک پر حملے اور لامنتہا مظالم کی چکی میں انسانیت کا پیسا جانا۔ روس کا افغانستان پر حملہ، امریکہ کا دنیا بھر کو ساتھ ملا کر افغانستان پر حملہ، عراق پر ٹونی بلیئر اور بش کا مبنی بر جھوٹ حملے میں اشتراک۔ ترقی یافتہ، جمہوری، مہذب ممالک کے فریب۔ عرب عوام کی انقلابی جدوجہد آہنی ہاتھ سے کچل کر عقوبت خانے اور اجتماعی قبریں آباد کرنا۔ غرض: عالم ہمہ ویرانہ زچنگیزیٔ افرنگ!

ہلاکو، چنگیز، ہٹلر، سٹالن ان کے مقابلے میں معصوم دکھائی دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ساحر، مداری میڈیا کے ہاتھوں……'دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ۔ تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو' آج بھی حماس دہشت گرد ہے اور نیتن یاہو سفاکی کے تمام آفاقی ریکارڈ توڑ کر بھی جمہوریت، مغربی لبرل ازم کا چیمپئن اور نسل کشی، قتل عام میں شریکِ کار ٹرمپ، نوبل امن ایوارڈ کا اہل ترین مردِ امن!

دو سالوں میں لاکھوں اہل غزہ کا لہو بہہ چکا تو یو این جنرل اسمبلی کے اجلاس میں (23 تا 29 ستمبر) مسئلہ فلسطین بحث کا مرکز رہا۔ دنیا کے 150 لیڈر موجود تھے۔ فلسطینی ریاست 157 ممالک نے تسلیم کی۔ زمینی حقائق تلخ ہیں اور یہ زبانی جمع خرچ ہی ہے۔ ایک فلسطینی نے حقیقت بیان کر دی: غزہ میں کسی فلسطینی کے لیے مہاجر بچے کا پیمپر کا پیک، دنیا بھر کے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے سے اہم تر ہے!

ٹرمپ کی 21 نکاتی غزہ پلاننگ (اس کے یہودی داماد) جیراڈ کشنر اور سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے مابین لندن میں خفیہ صلاح مشورے سے ہوئی۔ یہ اعلانِ بالفور دوئم ہی ہے! فلسطینیوں کی تقدیر سے کھیلنے کا نیا دھوکا اور اسرائیلی مفادات کا تحفظ! اگرچہ بہت کچھ سہانا دکھایا جائے گا مگر…… دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک!

ٹرمپ کی سربراہی میں غزہ عبوری بین الاقوامی اتھارٹی بنے گی (نیا تشخص غزہ کا) جس میں ٹونی بلیئر کا بھی اہم کردار ہو گا۔ یہ اتھارٹی جنگ کے بعد کئی سال تک یہاں حکومت کرے گی، فلسطینی اتھارٹی کے حوالے کرنے سے پہلے۔ ٹونی بلیئر کے مطابق تمام شریک ممالک کی یہ کوشش ہو کہ حماس دوبارہ سر نہ اٹھائے۔ فلسطینی مبصرین نے الجزیرہ کے مطابق کہا ہے کہ بلیئر مشرق وسطیٰ میں امن ایلچی کی حیثیت سے ناکام رہا۔ وہ غیر قانونی آبادکاری، اس کی توسیع اور ان کی پرتشدد کارروائیاں روکنے میں ناکام تھا۔ اس نے اسرائیل کا دوست بن کر فلسطینی ریاست کا راستہ روکا!

نیتن یاہو کے لامنتہا جنگی جرائم نے، 21 نکات کی لفاظی، میڈیائی تجزیوں فلسفوں سے عرب و مسلم ممالک سے سندِ جواز حاصل کر لی! اپنی قوم کے ازلی حق کے لیے قربانیاں دینے والی حماس تو دہشت گرد ٹھہری اور لاکھوں بچوں، خاندانوں کا قتل عام کرنے والا اسرائیل اور امریکہ امن کے پیامبر! پلان پر پاکستان بھر میں سخت اضطراب اور عدم اطمینان پایا جاتا ہے۔ پوری امت میں ٹرمپ پلان سے مسلم ممالک کی ہمنوائی (بالخصوص ایٹمی پاکستان) کے خلاف ردِعمل شدید ہے۔ اسے شرمناک اور تاریخی دھوکا قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ امریکہ، اسرائیل، برطانیہ کے غزہ پر قتل وغارت گری کی بعد قبضے کے پلان کے سوا کچھ نہیں! دنیا بھر میں فلسطین سب کے دل کا درد بن چکا ہے۔ ملاحظہ کیجیے!

جنرل اسمبلی اجلاس میں زبردست اتفاقِ رائے دھواں دھار تقاریر میں تھا۔ نسل کشی کے خلاف شدید غم وغصہ کم وبیش سبھی تقاریر کا جزو لازم تھا۔ غزہ میں فوری غیر مشروط مستقل جنگ بندی کی قرار داد کی تائید میں 149 ووٹ تھے اور مخالفت میں 12 ووٹ بشمول اسرائیل وامریکہ۔ 19 کی غیر حاضری تھی۔ نیتن یاہو کی تقریر کے دوران 77 ممبر ریاستیں اظہارِ مخالفت/ بے زاری کے تحت واک آؤٹ کر گئیں۔ کولمبیا کے صدر گستاوو پیٹرو نے تو گویا اعلانِ جہاد ہی کر ڈالا۔ انھوں نے بین الاقوامی تحفظ فورس کی تجویز دی نسل کشی روکنے کو: 'ہمیں اسرائیلی اور امریکی فوج سے بڑی فوج تیار کرنی ہے اس جنگ کا مقابلہ کرنے کو۔ ہمیں ان ممالک کی مضبوط طاقتور فوج چاہیے جو نسل کشی قبول نہیں کرتے۔ میں دنیا کی قوموں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہتھیار اور فوجیں لائیں فلسطین کے دفاع کو۔ سفارت کاری آزمائی جا چکی۔ ہم نے الفاظ بہت سن لیے آزما لیے۔ آج کا نعرہ ہے آزادی یا موت۔ بچوں اور شیر خواروں کے چیتھڑے اڑائے جا رہے ہیں۔ یہاں مسلسل قرار دادیں ویٹو ہو رہی ہیں۔'

دنیا بھر میں دباؤ تیزی سے بڑھ رہا ہے اسرائیل اور امریکہ کے خلاف۔ خود حیل و حجت کرنے والی مغربی حکومتوں کی کرسیاں، اقتدار لرز رہا ہے عوام کے شدید غم وغصے کے ہاتھوں۔ دنیا بھر کے 45 ممالک سے ہزاروں افراد صمود گلوبل فلوٹیلا میں امدادی سامان، بچوں کی ضروریات لے کر چلے۔ بھرپور جذباتی جوش وخروش سے جا بجا رخصت کیا گیا۔ انسانی تاریخ کے یہ سب سے بڑے عام شہریوں کے قافلے میں اب مزید 9 ممالک سے 60 افراد آ شامل ہوئے ہیں۔ 10 کشتیوں میں! اس میں یورپی یونین کے 9 ممالک کے ممبر پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ، بہت بڑے مظاہرے کرنے میں دس ممالک فلسطین کی آزادی، قتل عام کی بندش کے لیے سب سے آگے رہے۔ آسٹریلیا، اٹلی، سپین، امریکہ، بلجیم، برطانیہ، فرانس، جرمنی، یونان اور یمن! عوام نے حکومتیں ہلا ڈالیں۔ اٹلی میں تہلکہ مچا ہے۔ وہاں ساحلی کارکنان نے سمندری تجارت برائے اسرائیل (اسلحہ، ہتھیار) مشکل بنا دی ہے۔ ملک بھر میں ہڑتالیں الگ چل رہی ہیں۔ اب جینوا (اٹلی) کے ورکرز پورے یورپ کے ورکرز کے ساتھ رابطے میں ہیں، اسلحے کی ترسیل اسرائیل کو روکنے کے لیے، مکمل بندش کے لیے۔

اسرائیلی فوج کا شین بیٹ جاسوسی ادارہ نمایاں، اہم فلسطینی خاندانوں پر دباؤ ڈال رہا تھا کہ وہ ان کی غزہ آپریشن میں مدد کریں۔ مسلح گروپ بنائیں۔ پولیس کے ذریعے خوراک تقسیم کرنے، حماس کے خلاف لڑنے اور اسرائیل کے لیے جاسوسی میں مدد دیں۔ ایسی امن کمیٹیاں، امن لشکر بنائیں۔ سعودی اخبار الشرق الاوسط کے مطابق مقصد غزہ کو قبائل کے ذریعے کنٹرول کرنا تھا۔ تاکہ ایک

متحد فلسطینی قیادت اور ریاست کی بجائے غزہ کو قبیلوں میں متفرق اور منقسم کر دیا جائے۔ خاندانوں نے انکار کر دیا تو بمباری سے الصابرۃ، غزہ شہر کے ان خاندانوں کے 56 شہید اور 11 زخمی ہوئے۔

28 ستمبر کی رپورٹ غزہ سے تھی کہ شہر کے شمال، جنوب، مشرق پر قبضے کے لیے فوج آگے بڑھ رہی ہے۔ ہر حملہ 3.7 درجے کے زلزلے کے برابر جس سے زمین مسلسل قدموں تلے لرز رہی ہے۔ ہسپتال خالی ہیں۔ ان کا غیر ملکی سٹاف و دیگر نکال لیے گئے ہیں۔ اموات بڑھ رہی ہیں۔ 90 فیصد غزہ اس وقت اسرائیلی فوج کنٹرول کر رہی ہے۔ شمال سے لوگ جنوب گئے مگر نہ ٹینٹ نہ سر چھپانے کی جگہ۔ اس وقت غزہ والے مغرب میں ایک نہایت چھوٹے قطعۂ زمین میں ٹھنسے ہوئے محصور ہیں۔ GHF کے ہاتھوں خوراک کے حصول میں قتل ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا کی بلائیں بیک وقت ان پر ٹوٹ رہی ہیں۔ انخلاء، حملے، بھوک، پیاس، ادویہ، طبی مدد ندارد۔ اسرائیل تیزی سے سب کچھ ختم کر رہا ہے۔ 24 گھنٹے میں 170 حملے۔ فیصلہ کن مقام (ٹرمپ کا نیا غزہ!) تک پہنچنے سے پہلے زیادہ سے زیادہ تباہی۔ 6 ہزار سال پرانا شہر غزہ 77 سال پرانا اسرائیل ختم کر رہا ہے۔ دنیا کے بڑے (مہذب) ممالک شریک کار ہیں! ٹرمپ پلان کی روشنی میں مسلم ممالک کی فوج کا استعمال افسوسناک ہوگا۔ عوام کا ردِعمل واضح کرتا ہے کہ یہ اقدام ناقابل قبول ہوگا۔

امریکہ کو خوف کسی کا نہیں۔ چھ خلیجی ممالک سالانہ اوسطاً 70 ارب ڈالر اپنے دفاعی نظام کے لیے امریکہ کو دیتے ہیں۔ کل 62 ملین آبادی کے تحفظ کے لیے۔ قطر میں اسرائیلی حملے کے وقت یہ دفاعی نظام پورا موجود تھا۔ امریکی نگرانی میں غیر فعال، اندھا ہو گیا! (دی نیوز، 28 ستمبر۔ ڈاکٹر فرخ سلیم)

قدس اور غزہ کا تحفظ؟ مسلم امت کے لیے اللہ کے حضور جواب دہی کا بہت بھاری سوال ہے۔ پاکستان ٹرمپ کی ان حالات میں خوشامد درآمد کیوں کر رہا ہے؟ امت میں ہماری ساکھ مجروح ہو رہی ہے۔ اللہ نے ہمیں بھارت کے مقابل اپنی رحمت خاص سے سرخرو کیا۔ شکر یہ دن رات امریکہ کا ادا کر رہے ہیں۔ بھارت کا تو دم نکلا پڑ رہا تھا مگر ہم باور نہیں کر رہے! اللہ رحم فرمائے! معاف کر دے!

❀❀❀

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(2) یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بفرض محال کوئی قرض خواہ اپنی رقم بطور قرض نہیں دیتا تو کیا وہ اپنی اس رقم کو افراطِ زر اور تخفیف قدرِ زر کے اثرات سے بچا سکے گا؟

یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے پاس کئی اور راستے موجود ہیں جن کے ذریعے وہ کسی نہ کسی درجے میں اپنی رقم کو ان اثرات سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ مثلاً

ا: وہ اپنی رقم کو شراکت یا مضاربت کی بنیاد پر کسی کاروبار میں لگا سکتا ہے۔

ب: وہ سونا، چاندی یا کوئی اور مستحکم کرنسی خرید کر رکھ سکتا ہے۔

ج: وہ اس مال سے کوئی زمین یا جائیداد خرید کر رکھ سکتا ہے۔

د: وہ اس رقم کو اپنے کاروبار کی توسیع میں استعمال کر سکتا ہے۔

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب اس کے پاس اپنی رقم کو افراطِ زر اور تخفیف قدرِ زر کے اثرات سے بچانے کے شرعی طور پر جائز راستے موجود ہیں تو اسے یہ راستہ اختیار کرنے کی بھلا کیا ضرورت ہے جس میں واضح طور پر ربا میں ملوث ہونے کا اندیشہ ہے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1259 دن گزر چکے!

رفقاء متوجہ ہوں

''قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 فیصل آباد'' (حلقہ فیصل آباد) میں

19 تا 25 اکتوبر 2025ء (بروز اتوار بعد نماز عصر تا بروز ہفتہ بعد نماز ظہر)

مبتدی تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

24 تا 26 اکتوبر 2025ء (بروز جمعۃ المبارک بعد عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

ذمہ داران ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ منہج انقلاب نبوی ﷺ (صفحات: 1 تا 90) ☆ اسلام کا انقلابی منشور (ویڈیو نمبر 5)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0300-7914988 / 041-8732325

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

بحیثیتِ عورت ہماری ذمہ داریاں

عائشہ نور

نیک عورت متاع حسنہ ہے۔ آپ اگر اس دنیا میں بحیثیتِ ماں، بہن، بہو، بیوی اور سب سے بڑھ کر امتِ مسلمہ کی رکن ہیں تو آپ نے کیا کرنا ہوگا۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ عورتیں تھیں۔ آج ہم بھی عورتیں ہیں جو خون ان کی رگوں میں دوڑ رہا تھا جو دل ان کے جسم میں تھا۔ وہی خون ہماری رگوں میں دوڑ رہا ہے، وہی دل ہمارے جسم میں ہے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ ان کے اندر ایمان کی قوت تھی اسی ایمان نے ان کے اندر احساسِ ذمہ داری ڈالی تھی اور آج ہمارا ضمیر مردہ ہوگیا ہے۔ یہ کیوں ہوا؟

صرف اور صرف قرآن وسنت کی دوری کی وجہ سے ہوا۔

ہم تاریخ کی مختلف عورتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیسی تھیں اور ہم کہاں کھڑے ہیں۔ ہم نے امتِ مسلمہ کی بیداری کے لیے کیا کرنا ہے۔ عورت کی تربیت پورے خاندان کی تربیت ہے جبکہ ایک مرد کی تربیت ایک فرد کی تربیت ہے۔ ہر بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے۔ نپولین کا قول ہے کہ تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔

بحیثیت بیٹی: اگر آپ بیٹی ہیں تو اس واقعے کو یاد کریں جب حضرت عمرؓ گشت پر نکلے تو ایک گھر سے آواز آئی۔ اماں دودھ میں پانی نہ ملائیں تو ماں نے کہا کیوں بیٹی؟ بولی امیر المومنینؓ نے منع فرمایا ہے۔ ماں نے کہا وہ ہمیں کونسا دیکھ رہے ہیں۔ بیٹی بولی۔ ''اللہ تو دیکھ رہا ہے۔''

اگر آپ بیٹی ہیں تو آپ کو پورا حق ہے کہ اپنے والدین سے پوچھیں کہ رقم کہاں سے آ رہی ہے اور کہاں جا رہی ہے۔ ملاوٹ شدہ دودھ سے آنے والی رقم حرام ہے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ان ہی کی اولاد میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے بیٹے پیدا ہوئے جو عمر ثانیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

دوسرا کردار حضرت مریمؑ کا دیکھیں ان کی صفت ہے۔ ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم:12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی۔''

بحیثیت بیوی: ایک اچھی بیوی مضبوط کردار اور دلنشیں انداز میں شوہر پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ اگر شوہر تقویٰ شعار ہے تو الحمدللہ۔ اگر نہیں تو اسے حکمت اور دانائی کے ساتھ فرائض دینی اور حقیقی ایمان کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔ تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ نیک نفس بیوی بگڑے ہوئے شوہر کو راہ راست پر لے آئی۔ آپ بیوی ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔ اس کے لیے حضرت خدیجہؓ جیسا رویہ و کردار اختیار کرنا ہوگا۔ جب آپؐ کو نبوت عطا کی گئی اور آپؐ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ نے یہ کہہ کر آپؐ کو تسلی دی کہ اللہ آپؐ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ یتیموں کی پرورش کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال اور اپنی جان حضورﷺ کے حوالے کر دی۔ اسی صلے میں اللہ نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے آپؐ کو سلام بھجوایا۔ ان ہی عورتوں میں حضرت آسیہؑ ہمارے لیے قابل تقلید نمونہ ہیں کہ شوہر اگرچہ فرعون جیسا گمراہ اور ظالم ہی کیوں نہ ہو اللہ کی اطاعت سے نہیں روک سکتا۔

ماں کی حیثیت سے: ایک ماں اپنے بچے کی تربیت میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ والد صاحب تو پورا دن گھر میں نہیں ہوتے۔ بچہ زیادہ وقت ماں کے پاس رہتا ہے۔ ماں ہی سے عادات سیکھتا ہے۔ اگر بچے کی تربیت کرنی ہے تو حضرت ربیعہ بن رائیؒ کی طرف دیکھیں۔ حضرت ربیعہؒ کی پیدائش سے پہلے ملک میں جہاد فرض عین ہوگیا۔ لوگ جہاد پر نکل گئے جن میں حضرت ربیعہؒ کے والد بھی تھے۔ حضرت ربیعہؒ کی پیدائش کے بعد ماں نے ان کی تعلیم پر کافی سارے درہم خرچ کیے۔ جو حضرت رائیؒ رکھوا گئے تھے۔ 27 سال بعد رات کو گھر واپس آئے۔ صبح نماز فجر کے لیے گئے وہاں ایک نہایت خوبصورت نوجوان لڑکا درس وتدریس کر رہا تھا۔ اس کے بعد گھر واپس آئے تو بیوی سے رقم کا پوچھا بیوی نے جواب دیا کہ آپ نے مسجد نبویؐ میں جو شخص دیکھا ہے وہ ہی آپ کی رقم ہے یعنی انہوں نے رقم بیٹے کی تربیت کے لیے خرچ کی۔ ماں بھی کیسی ماں تھیں اگر آج کی ماں ہوتی تو وہ رقم کپڑوں اور زیورات پر خرچ کرتی۔

مسلمان ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت اسلامی خطوط پر کرے تاکہ وہ بڑے ہو کر اسلام کے نمائندے بنیں۔

بحیثیت بہن: حضرت فاطمہؓ بنت خطابؓ حضرت عمر فاروقؓ کی بہن تھیں۔ ان کی ثابت قدمی اور اولوالعزمی نے بھائی کی کایا پلٹ دی اور حضرت عمرؓ اسلام کی آغوش میں آئے۔ ایک بہن ہونے کے ناطے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔ بے اندیش اور آزاد خیال بھائی کو میٹھی اور پیار کی زبان کے ساتھ راہ راست پر لایا جاسکتا ہے۔

بحیثیت امۃ مسلمہ کی رکن: اللہ کے فضل و کرم سے مسلمان ہونے کے ناطے ہم امۃ مسلمہ کی رکن ہیں۔ تو اس کے لیے صرف زبانی کلامی دعوے نہیں کرنے ہوں گے بلکہ عملاً اسلامی تعلیمات کو اپنانا ضروری ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

جو غلطیاں پہلے ہو چکی ہیں اللہ سے سچے دل سے توبہ کریں اور اپنی اور امت مسلمہ کی اصلاح کے لیے قدم بڑھائیں۔ پہلے قدم کے طور پر شرعی پردہ اختیار کریں اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے ہرگز اثر قبول نہ کریں بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو بھی پردہ کی تلقین کریں۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ اللہ کا حکم اور امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ کا طریقہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو دینی علوم سیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک صحابیہؓ حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کی باتیں مردوں نے خوب حاصل کر لیں اور ہم محروم رہی ہیں۔ لہٰذا آپؐ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمادیں، جس میں ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ اس علم میں سے ہمیں بھی بتا دینا جو علم اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کیا ہے یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا (اچھا) فلاں فلاں دن تم فلاں جگہ جمع ہو جانا۔ چنانچہ مقررہ دن اور جگہ پر صحابیاتؓ جمع ہوگئیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علوم میں سے بہت کچھ بتایا۔ (رواہ البخاری)

اے میری بہن! ہمیں میں دینی احکام سیکھنے کے لیے مصروفیات میں سے وقت نکالنا چاہیے۔ اور دینی علوم سیکھ کر اسے اپنے گھر میں، اپنے پڑوس میں، اپنے محلے میں، اپنے گاؤں اور اپنے شہر میں دوسری بہنوں تک اسے پہنچائیں کیونکہ ایک عورت کی اصلاح پورے خاندان کی اصلاح ہے۔ لہٰذا اب آرام سے نہ بیٹھ جانا کل پر کام نہ چھوڑنا کل کا اور موت کا بھروسا نہیں، اگر ہم نے نہ اپنی اصلاح کی نہ دوسری بہنوں کی اصلاح کی تو پھر اللہ کو کیا جواب دیں گے!

غزہ کا معصوم بچہ

اُمّ اُسامہ

تن تنہا ہی پھر ہوں
پیادہ پا ہی چلتا ہوں
کوئی بھی ہے نہیں میرا
میں رب کے آسرے پر ہوں
بہت سارے شہیدوں کا
میں تنہا ایک وارث ہوں
کسی کا ہاتھ دفنایا
کسی کا پیر دفنایا
کسی کے تن کے کپڑوں کا
کوئی ٹکڑا ہی ہاتھ آیا
میرے دل کے جہاں اندر
کوئی جذبہ نہ بچ پایا
سبھی کچھ مر گیا ہے پر
پیاس اور بھوک باقی ہے
بڑی ظالم حقیقت ہے
بڑی بے رحم آتش ہے
جگر کو چیر دیتی ہے
رگوں کو کاٹ دیتی ہے
میں دو لقموں کی خاطر
کتنے میلوں میل چلتا ہوں
میں من کے گھاؤ اور زخموں
سے نیلو نیل چلتا ہوں
میں اس امت کا وارث ہوں
کہ جو خیر الامم بھی ہے
میں اُس ہستی کی اُمّت ہوں
کہ جو خیر البشر بھی ہے

Global Sumud Flotilla

by: Bint Hafiz Akif Saeed

Oh let the boats sail
Don't stop for God's sake
Oh let the boats sail
On water's deadly waves
Oh let the boats sail
In storm, in hurricane
Oh let the boats sail
Humanity at stake
Oh let the boats sail
For those who pray and wait
Oh let the boats sail
Until they break the seige
Let them feed and cure
The children must be nutured
Before it is too late
Before the final fate
Before the hope will die
Before they shut their eyes
Before the tiny hearts
Bid you their last goodbyes
Before the few left
Fill you with such regret
Which haunt you all your life
The silence is your crime

ضرورت رشتہ

☆ لڑکا، عمر 36 سال، برسر روزگار کو عقد ثانی کے لیے (پہلی بیوی فوت، دو بچے، بیٹی 4 سال، بیٹا 1 سال) نیک سیرت، گھریلو امور کی ماہر لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0340-4087829 , 0332-5020104

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(25 ستمبر تا 01 اکتوبر 2025ء)

جمعرات 25 ستمبر: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 26 ستمبر: خطاب جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں ارشاد فرمایا۔

ہفتہ 27 ستمبر: صبح حلقہ حیدر آباد کے دعوتی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ مسجد جامع القرآن، قاسم آباد میں علماء کرام سے ملاقات ہوئی۔ تعارف، باہمی دلچسپی کے امور، متفقہ ترجمہ ونصاب قرآن کے حوالہ سے گفتگو اور سوال جواب کا اہتمام ہوا۔ بعد ازاں لطیف آباد میں اراکین انجمن خدام القرآن سندھ اور احباب سے ملاقات ہوئی۔ انجمن اور تنظیم کے باہمی ربط اور سرگرمیوں کے حوالہ سے گفتگو اور سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ بعد نماز عصر مسجد جامع القرآن، قاسم آباد میں اہل محلہ سے ملاقات اور سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد، وحدت کالونی میں ”نبی کریم ﷺ سے تعلق کے عملی تقاضے“ اور بعد نماز عشاء لطیف آباد میں ”اُمت مسلمہ کا اتحاد اور کرنے کے کام“ کے موضوع پر خطاب کیا۔

اتوار 28 ستمبر: دن میں قرآن مرکز لطیف آباد میں حلقہ کے ذمہ داران سے ملاقات، تذکیری گفتگو اور سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ بعد ازاں لطیف آباد میں "Youth Meet up" کے عنوان سے نوجوانوں سے ملاقات اور تفصیلی سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کی سرگرمیوں کا بھی ذکر ہوا۔ دوپہر کو کراچی کے لئے روانگی ہوئی۔ رات کو جماعت اسلامی کراچی ضلع وسطی کے زیر اہتمام ”سیرت النبی ﷺ کانفرنس“ میں خطاب کیا۔

منگل 30 ستمبر: مرکزی اسرہ کے خصوصی اجلاس کی صدارت کی۔

بدھ 01 اکتوبر: رات کو لاہور آمد ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ ترجمہ ونصاب قرآن کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورت حال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- وزارتِ صحت فلسطین غزہ کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک کی مجموعی طور پر 66,055 فلسطینی شہید جبکہ 168,346 زخمی ہو چکے ہیں۔ 18 مارچ 2025ء کو اعلان جنگ بندی کے بعد سے اب تک 13,187 شہید اور 56,305 زخمیوں کا اندراج کیا جا چکا ہے۔ شہداء لقمۃ العیش کی تعداد 2,571 اور زخمیوں کی تعداد 18,817 سے تجاوز کر گئی ہے۔
- غزہ میں میڈیکل ریلیف کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو عفش نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے تمام طبی اور صحت کے اداروں اور ان میں کام کرنے والے عملے کو حکم دیا ہے کہ وہ فوری طور پر غزہ شہر کو خالی کر دیں، جہاں اس وقت ہر طرف خوفناک بمباری اور تباہ کن جارحیت جاری ہے۔ ڈاکٹر ابو عفش نے بتایا کہ قابض اسرائیل اب تک انسانی اور طبی شعبے میں کام کرنے والے تقریباً 1600 اہلکاروں کو قتل کر چکا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل کو طبی عملے اور اداروں کے خلاف ان سنگین جرائم پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔
- غزہ کے سرکاری میڈیا آفس کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے شروع ہونے والی قابض اسرائیل کی نسل کشی پر مبنی جارحیت کے دوران شہید ہونے والے صحافیوں کی تعداد 252 ہو گئی ہے۔ تازہ اعداد و شمار میں یہ اضافہ اُس وقت ہوا جب قابض اسرائیل نے دیر البلح شہر میں ایک خیمہ کو بمباری کا نشانہ بنایا جس میں صحافی محمد الدایہ شہید ہو گئے۔
- غزہ کے لئے امدادی سامان لے جانے والے عالمی صمود فوٹیلا پر اسرائیل نے متعدد ڈرون حملے کئے ہیں جبکہ مواصلاتی رابطہ جام کر دیا ہے صمود فوٹیلا کے امدادی قافلے میں دنیا کے 45 ممالک کے 500 سے زائد کارکن شامل ہیں جو غزہ میں نہتے فلسطینیوں کے لئے ادویات اور خوراک انسانی بنیادوں پر پہنچانا چاہتے ہیں مگر جنونی اسرائیلی حکومت اور دہشت گرد فورسز غزہ میں ملبے کے ڈھیر پر بارود برسا کر کھلے آسمان تلے بھوکے فلسطینی بچوں کو شہید کر رہی ہے۔
- عبرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق غزہ میں پیش آنے والے ایک بڑے سیکیورٹی واقعے کے نتیجے میں صہیونی فوج کے کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے، جنہیں تین مختلف اسرائیلی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔
- حماس نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ نیتن یاہو کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب محض ایک ناکام پروپیگنڈا ہے تا کہ وہ اپنے جرائم پر پردہ ڈال سکے۔ یہ سب کچھ جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور مکمل نسل کشی کے زمرے میں آتا ہے۔ ہم عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سب سے پہلے قتل و نسل کشی کو بند کرایا جائے، پھر قابض افواج کو غزہ سے نکلنے پر مجبور کیا جائے، تمام گزرگاہیں کھولی جائیں، خوراک اور ادویات پہنچائی جائیں، فلسطینی ریاست کے باضابطہ اعتراف کا عمل مکمل کیا جائے اور قبضے کا خاتمہ کیا جائے۔
- بیت حانون میں عزیمت و وفا کی علامت القسام کے بارہ جانباز مجاہدین اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اللہ کے حضور کامیاب ہو گئے جو ایک غار مزاحمت میں محصور تھے۔ مسلسل 715 دن تک جاری رہنے والی خونیں جھڑپوں میں انہوں نے دشمن کے قلب کو لرزا دیا اور اپنی پاکیزہ خون سے ارضِ مقدس کو سیراب کیا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **فلسطین: ٹرمپ کے غزہ منصوبے پر وسیع ردعمل:** فلسطینی رہنما مصطفیٰ برغوثی نے کہا کہ غزہ کو بین الاقوامی فورس کے سپرد کرنا نوآبادیاتی منصوبہ ہے جبکہ اسلامی جہاد نے اسے جارحیت کی ترکیب قرار دیا ہے۔ دوسری طرف اردن، انڈونیشیا، پاکستان، ترکی، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات اور مصر نے مشترکہ طور پر منصوبے کی حمایت کی ہے۔
- **غزہ: اسرائیلی میزائلوں نے مکہ ٹاور کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا:** غزہ شہر کے مغرب میں واقع الرمل کے جنوبی علاقے میں مکہ ٹاور کو قابض اسرائیلی فوج نے میزائلوں کی بارش کر کے زمین بوس کر دیا۔ یہ ٹاور درجنوں منزلوں پر مشتمل ایک رہائشی عمارت تھی جس میں سینکڑوں بے گھر فلسطینی خاندان پناہ لیے ہوئے تھے۔
- **اقوام متحدہ: اسرائیلی وزیر اعظم کے خطاب پر متعدد ممالک کا واک آؤٹ:** اقوام متحدہ کی سالانہ جنرل اسمبلی اجلاس کے چوتھے روز امن دشمن اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی تقریر کے دوران کئی ممالک کے نمائندے بائیکاٹ کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے اجلاس سے چلے گئے۔ واضح رہے کہ اسرائیل کے خلاف جنرل اسمبلی میں رکن ممالک کے احتجاجاً بائیکاٹ نیتن یاہو کی سفارتی ناکامی ہے۔
- **اسرائیل: یمن سے داغے گئے میزائل نے خطرے کی گھنٹی بجا دی:** اسرائیلی نشریاتی ادارے ’کان‘ کے مطابق یمنی مسلح افواج کی جانب سے تل ابیب کے بن گوریان انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر میزائل حملے کے بعد ٹیک آف اور لینڈنگ روک دی گئی جس سے مقامی اور بین الاقوامی کئی ایئر لائنز کی پروازیں متاثر ہوئیں۔ میزائل حملے کے دوران تل ابیب کے گرد و نواح اور جنوبی ساحلی علاقوں میں خطرے کے سائرن بجائے گئے۔ یمنی حوثی گروپ نے حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ”متعدد حساس اسرائیلی اہداف“ کو ہائپرسونک بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا، جس میں کئی وار ہیڈ شامل تھے۔
- **لبنان: حسن نصر اللہ کے جاں بحق ہونے کے ایک سال بعد حزب اللہ کا ہتھیار ڈالنے سے دوٹوک انکار:** بیروت کے نواح میں حزب اللہ کے سربراہ نعیم قاسم نے اپنے پیشرو حسن نصر اللہ کے جاں بحق ہونے کے ایک سال بعد ہزاروں حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہم کبھی اپنے ہتھیار نہیں چھوڑیں گے، ہم شہادت کے لیے تیار ہیں۔ خطاب کے دوران شرکاء نے حزب اللہ کے زرد پرچم، لبنانی، فلسطینی اور ایرانی جھنڈے لہرائے اور امریکہ و اسرائیل مخالف نعرے لگائے۔ ایرانی سکیورٹی چیف علی لاریجانی بھی اس موقع پر موجود تھے۔
- **ایران: اسرائیلی جاسوس کو پھانسی دے دی:** اسرائیل کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں اسرائیل کے اہم ترین جاسوسوں میں سے ایک بہمن چوبی اصل کو سزائے موت دے دی۔ واضح رہے کہ ملزم بہمن کو موساد نے اس لیے بھرتی کیا تھا کہ وہ ایران کے سرکاری اداروں کے ڈیٹا بیس تک رسائی حاصل کرے اور ملک کے حساس ڈیٹا سینٹرز میں رخنہ ڈال سکے۔
- **فرانس: قذافی سے ”غیر قانونی“ فنڈنگ پر سابق صدر سرکوزی کو 5 سال قید:** 2007ء کی انتخابی مہم کے لیے لیبیا کے سابق صدر معمر قذافی سے غیر قانونی فنڈنگ سکیم میں ملوث ہونے پر فرانس کے سابق صدر نکولس سرکوزی کو پانچ سال قید کی سزا سنا دی گئی۔ اس فیصلے کے بعد سرکوزی جنگ عظیم دوئم کے بعد جیل جانے والے پہلے فرانسیسی سربراہ مملکت بن گئے۔ 70 سالہ نکولس سرکوزی پر ایک لاکھ یورو (ایک لاکھ 17 ہزار ڈالر) جرمانہ بھی عائد کیا گیا اور انہیں سرکاری عہدہ رکھنے سے روک دیا گیا ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

involving Netanyahu, Trump, U.S. Middle East envoy Steve Witkoff, Jared Kushner, and Israeli strategic affairs minister Ron Dermer. Israeli settler movements also sent a delegation to Washington to deliver their reservations regarding the plan to Netanyahu before his meeting with Trump. Meanwhile, Qatar announced that it had handed Hamas the plan, and that the Arab countries were "in a state of consultation." After that the foreign ministers of Turkey, Jordan, Qatar, the UAE, Saudi Arabia, Indonesia, Pakistan, and Egypt released a joint statement that praised Trump's "sincere efforts" to end the war in Gaza, adding that their countries were ready to "put the final touches" on the plan. The Palestinian Authority joined in the praise of Trump's "sincere efforts," without commenting on the specifics.

Meanwhile, Israeli far-right ministers Itamar Ben-Gvir and Bezalel Smotrich rejected the plan, insisting that Netanyahu has no legitimacy to end the war without "absolute victory." Israeli opposition leader Yair Lapid offered Netanyahu a safety net in case his far-right allies withdraw from the cabinet, and captives' families said in a statement that Trump's plan was "the last chance" to return them home. However, Trump's plan doesn't appear to be open to negotiations. On Tuesday, Trump told reporters at the White House that Hamas has three to four days to accept his plan. During his announcement on Monday, the U.S. president told Netanyahu directly that if Hamas refused the plan, he would back Israel "to finish the job." But the counterweight to Palestinian concerns and reservations over the plan is the reality of the ongoing devastation in Gaza, where the Israeli-induced famine has claimed the lives of over 420 Palestinians, mostly children, added to the more than 56,000 people killed by Israeli bombs. If Hamas refuses the plan or presents reservations or amendments, both Israel and the U.S. would use it to absolve Israel of any responsibility for the coming phase of Gaza's genocide. If it accepts, it would be walking the entire Palestinian cause into a future of uncertainty.

Courtesy: https://mondoweiss.net/2025/09/why-the-trump-netanyahu-peace-plan-is-a-trap/

پریس ریلیز 3 اکتوبر 2025ء

غزہ میں قحط کے شکار لوگوں کی امداد کے لیے روانہ کیے گئے گلوبل صمود فلوٹیلا سے اسرائیلی بدسلوکی بدترین درندگی ہے۔
بعض مسلم ممالک کا ٹرمپ اور نیتن یاہو کے 20 نکاتی 'امن فارمولا' کی تحسین کرنا فلسطینی مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔
جب تک امتِ مسلمہ متحد ہو کر ابلیسی قوتوں کو عسکری جواب نہیں دیں گی، ذلت اور رسوائی اُن کا مقدر رہے گی۔

شجاع الدین شیخ

غزہ میں قحط کے شکار لوگوں کی امداد کے لیے روانہ کیے گئے گلوبل صمود فلوٹیلا سے اسرائیلی بدسلوکی بدترین درندگی ہے۔ بعض مسلم ممالک کا ٹرمپ اور نیتن یاہو کے 20 نکاتی 'امن فارمولا' کی تحسین کرنا فلسطینی مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔ جب تک امتِ مسلمہ متحد ہو کر ابلیسی قوتوں کو عسکری جواب نہیں دیں گی، ذلت اور رسوائی اُن کا مقدر رہے گی۔ اِن خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے 40 سے زائد ممالک کے افراد نے 44 نہتی کشتیوں پر مشتمل گلوبل صمود فلوٹیلا غزہ کی طرف روانہ کیا تا کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی ناکہ بندی کو توڑا جائے اور غزہ کے بے سروسامان افراد، جن کی نسل کُشی کے لیے صہیونی ریاست بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہے، کو امدادی سامان فراہم کیا جا سکے۔ لیکن جیسے ہی فلوٹیلا غزہ کے پانیوں کے قریب پہنچا، اسرائیلی درندوں نے اُس پر دھاوا بول دیا اور میڈیا میں دی جانے والی اطلاعات کے مطابق ایک کشتی کو چھوڑ کر باقی سب پر قبضہ کر لیا اور فلوٹیلا کی کشتیوں میں سوار کم و بیش 500 افراد کو گرفتار کر لیا جس میں مسلم و غیر مسلم سب شامل ہیں۔ پاکستان کے سابق سینیٹر مشتاق احمد خان صاحب بھی اسیران میں شامل ہیں۔ اُنہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ فلوٹیلا سے گرفتار کیے گئے افراد کی حفاظت فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم ممالک کی قیادتوں کی بزدلی اور بے حمیتی نے اسرائیل اور اُس کے غیر مشروط معاون امریکہ کو بے لگام کر دیا ہے۔ اسرائیل اپنے توسیعی منصوبہ گریٹر اسرائیل کے قیام کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے جبکہ مسلم ممالک کے حکمرانوں کا طرزِ عمل یہ ہے کہ متحد ہونے کی بجائے ٹرمپ، جو اسرائیلیوں کی طرح دھوکہ باز ہے، کے ساتھ محض ایک کھانے کی دعوت اور چند فوٹو شوٹس پر خوشی سے نہال ہو کر مظلوم مسلمانوں سے بے وفائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر اب بھی مسلم ممالک نہ جاگے تو کب جاگیں گے! آج بھی اگر مسلم ممالک کے سربراہان اور افواج امریکی ڈکٹیشن کو مکمل طور پر رد کر دیں اور متحد ہو کر اپنا عسکری اتحاد بنا لیں تو اسرائیل اور اُس کے معاونین کو دندان شکن جواب دیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِسی میں اُن کی بقاء اور سلامتی مضمر ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آئے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کی قیادتوں کو غیرت و حمیتِ دینی عطا فرمائے۔ آمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

Why the Trump-Netanyahu 'peace plan' is a trap

BY QASSAM MUADDI

The formula Donald Trump and Benjamin Netanyahu presented for the plan to end the war in Gaza is riddled with red flags. With the Israeli Prime Minister to his side, the U.S. President explained that his plan would include the release of all Israeli captives in Gaza, dead or alive, within the first 72 hours of the deal, while Israel would release 250 Palestinians from Israeli jails, and humanitarian aid would flow into the Strip. That's about the only part of the proposal that's clear. Nothing else in the "20-point plan" has a clear timeframe or mechanism of implementation. The plan includes a "gradual" withdrawal of Israeli forces from the Gaza Strip, leaving up to 70% of its surface under Israeli control. International and Arab forces would take over running Gaza, which would be "demilitarized," and the "military capabilities" of Palestinian resistance factions would be destroyed. At least nominally, Palestinians would not be forcibly removed from Gaza en masse. An independent, apolitical commission would run Palestinians' everyday lives and also run Gaza's reconstruction. The commission itself would be under the supervision of a "board of peace" headed by Trump himself. It would also include Palestinian and international members. Leaks that preceded the official announcement of the plan said that one of the names on the board would be former British Prime Minister Tony Blair, who reportedly participated in the drafting of the plan.

Hamas and the other Palestinian resistance factions would disarm, and those of its members who are willing to leave would be given safe passage to other countries. The factions would also be excluded from any participation in running Gaza, directly or indirectly. Most importantly, the Palestinian Authority would take no part in the administration of the Strip until it undergoes a series of "reforms." Trump also said that Netanyahu does not accept a Palestinian state, and that Trump "understands that." Netanyahu, a staunch rejectionist of any end to the war that doesn't result in unconditional surrender and total Israeli control over Gaza, announced his acceptance of the plan with visible satisfaction, adding that Trump was "the best friend" Israel has ever had. And why wouldn't he? The announced terms echo Netanyahu's main conditions for ending the war — Hamas has to release the captives and disarm, a civil authority will run the strip, and Israel maintains ultimate control. The plan even appeases the right-wing Israeli demand to exclude any Palestinian political force from running the Strip, closing the door to Palestinian statehood. Yet Trump claims that the plan is meant to forever "end the conflict" in the Middle East. On top of that, the plan's lack of clear implementation mechanisms or time frames for anything except the release of Israeli captives brings to mind previous attempts to end the war in Gaza that Netanyahu systematically sabotaged, as recently admitted by former State Department spokesperson Mathew Miller. In January, Israel reached a ceasefire in Gaza that secured the release of most of the captives held by Hamas, including all civilian captives. Netanyahu continued to delay sending a negotiating team to Qatar or Egypt to initiate the second phase of negotiations aimed at definitively ending the war. Then, on March 18, Israel broke the ceasefire and resumed the bombing of Gaza.

The critical element in the plan is the endorsement from the Arab and Muslim countries, which Trump claimed to have secured. Leaders of Egypt, Jordan, Saudi Arabia, the UAE, and Turkey had met with Trump days before the plan was announced, and one of the conditions they had was for a diplomatic path to remain open for negotiating the establishment of a Palestinian state. Leaks from the meeting also said that Arab and Muslim countries would not only send forces to Gaza, but would also fund its reconstruction. Between then and Trump's announcement, there were several other meetings

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.38

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL
SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA